نعتِ رسولِ پاکؐ کا دل پر نُزول ہے
کیا پوچھتے ہو تم مرے بختِ رسا کی بات

مَسعُود چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ و سلاماً علیٰ خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

شکرِ ایزد مدحتِ سرکارؐ پر مامور ہوں
اب یہی اک راستا میرا خطِ تقدیر ہے

تسکینِ قلب

مسعود چشتی

راغب مرادآبادی اکیڈمی، کراچی، پاکستان

(جملہ حقوق بنامِ عزت مآب سیّد عبدالعزیز و گرامی قدر سیّد خالد پرویز، والدِ بزرگوار و اخی المکرم مصنف محفوظ ہیں)

کتاب کا نام	:	تسکینِ قلب
موضوع	:	شاعری
صنفِ سخن	:	نعت بوجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کاوشِ فکر	:	مسعود چشتی
زیرِ سرپرستی	:	حضرت راغب مراد آبادی
پروف ریڈنگ	:	سیّد خالد پرویز
مرتبہ	:	شہزاد عالم شہزاد
کمپوزنگ	:	ادارۂ نفیس چند ریگر روڈ کراچی۔ فون 2628543
مطبع	:	ڈان پرنٹنگ پریس کمرشل ایریا ناظم آباد نمبر ۲ کراچی
طبعِ اوّل	:	نومبر ۱۹۹۸ء
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
زیرِ اہتمام	:	راغب مراد آبادی اکیڈمی، کراچی
تعدادِ نعت	:	۷۳
نعتیہ قطعات	:	۱۸
کل اشعار	:	۶۶۸
ہدیہ	:	۱۵۰ روپے (پاکستان) بیرونِ پاکستان دس امریکی ڈالر

ملنے کا پتا

ویلکم بک پورٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ، مین اردو بازار کراچی (پاکستان)

دعائے انتساب

محترمہ و مکرمہ والدہ سیّدہ رشیدہ بی بیؒ (خلد آشیاں)

محترمہ و مکرمہ خالہ سیّدہ آمنہ بی بیؒ (خلد آشیاں)

اللہ عزّوجل، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے آپؒ کے مزاروں کو اپنے نور سے معمور و منوّر فرمائیں اور روزِ محشر حضورِ پُرنور شافعِ یوم نشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائیں۔

اور

اپنے والدِ محترم بزرگوار حضرت سیّد عبدالعزیز کے نام۔ آپ مدظلہ العالی اپنا دستِ شفقت اللہ عزّوجل، امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھیں، (آمین یا ربّ العالمین، بحق سیّد المرسلین خاتم النبین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

جن سے بہ فضلہ تعالیٰ نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عقیدت کی دولتِ بے بہا مجھے ورثے میں ملی۔

خادم الفقراء

مسعود چشتی

احساسات

عنوان	نتیجۂ فکر	صفحہ نمبر
توشۂ آخرت	حضرت صاحبزادہ میاں سیّد محمد ضمیر الحق چشتی مدظلہ العالی	۸
ہیں رسول اللہ ﷺ کے مسعود چشتی مدح خواں	حضرت راغب مراد آبادی	۹
سبھی رنگ اور خوشبوئیں	حضرت حفیظ تائب	۱۰
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ	جناب پروفیسر سحر انصاری	۱۱
تسکینِ قلب از مسعود چشتی (تعارف)	جناب پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی	۱۲
مسعود چشتی کی کاوش	جناب سیّد نواز قادر چشتی	۱۳
تقلیدِ کبریا	جناب راجا رشید محمود	۱۴
تسکینِ قلب نجاتِ آخرت	جناب خالد اطہر	۱۵
محبت و عقیدت کے جذبات کا آئینہ دار	جناب احمد ہمدانی	۱۶
دنیا میں تو مسعود ہیں ہی آخرت میں بھی مسعود رہیں	جناب پروفیسر اشفاق الزماں خان	۱۹
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ	جناب ڈاکٹر محمد مبین حسنی	۲۰
بھلا "تسکینِ قلب" کون پسند نہیں کرے گا	جناب ڈاکٹر قمر الحق	۲۱
نعت گوئی ایک مشکل فن	جناب پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری	۲۲
چشتیہ نسبت کا ثمرہ	محترمہ طلعت طارق	۲۳
عقیدت کے پھول	جناب ڈاکٹر حسن وقار گل	۲۴
تائیدِ ایزدی	جناب صادق یوسفی	۲۵
مشکل ترین صنفِ سخن	جناب آصف علی	۲۶
عطیہ مدحتِ خیر الوریٰ	جناب افضل الفت	۲۷
قطعۂ تاریخ	حضرت راغب مراد آبادی	۲۸
الحمدللہ علیٰ احسانہٖ	مسعود چشتی	۲۹
چہرہ نما	جناب سیّد محمد شہزاد	۱۷۵

حُسنِ ترتیب

نمبر شمار	نعت کا پہلا مصرع	اشعار کی تعداد	صفحہ نمبر
۱	(حمد باری تعالیٰ) اللہ نے حیات کو آسان کر دیا	۶	۳۱
۲	تسکینِ قلب اسمِ نبی ﷺ کا کمال ہے	۷	۳۳
۳	لب پہ جب اسمِ آں جناب ﷺ آئے	۹	۳۵
۴	منظر عجب ہے طیبہ کی فصلِ بہار کا	۱۱	۳۷
۵	جائیے طیبہ نگر کو جائیے	۷	۳۹
۶	ضَو فشاں ہر لمحہ دل میں شمعِ الفت چاہیئے	۲۰	۴۱
۷	اک نام ہے جو باعثِ تسکینِ جان ہے	۷	۴۵
۸	جو نعتِ محمد ﷺ سے دل کو سنوارا	۸	۴۷
۹	اُس کو ملیں ہیں راحتیں راضی خدا ہُوا	۱۸	۴۹
۱۰	محبوبِ کبریا مرے سرکار ﷺ آپ ہیں	۷	۵۳
۱۱	شہِ خیر الوریٰ کے جیسے ہی دربار میں آئے	۷	۵۵
۱۲	عشقِ نبی ﷺ سے ذاتِ بشر معتبر ہُوئی	۱۱	۵۷
۱۳	بن کے سب انبیاء کے امام آگئے	۷	۵۹
۱۴	سرمایۂ حیات ہے اُلفتِ رسول ﷺ کی	۱۲	۶۱
۱۵	وہ ذاتِ رسولِ انام اللہ اللہ	۱۳	۶۴
۱۶	اُس مہرِ نبوت کی تنویر کا کیا کہنا	۸	۶۷
۱۷	ساری دُنیا میں ہے روشنی آپ ﷺ کی	۷	۶۹
۱۸	عشقِ رسولِ پاک نے ذیشاں بنا دیا	۱۱	۷۱
۱۹	چاند ٹکڑے ہُوا معجزا آپ ﷺ کا	۱۰	۷۳

۲۰	آمدِ خیرُ البشرؐ ہے ہر طرف تنویر ہے	۹	۷۵
۲۱	مسعودؔ! آؤ کرتے ہیں خیر الوریٰؐ کی بات	۹	۷۷
۲۲	ذاتِ خیرُ البشرؐ رحمتِ ہر جہاںؐ	۱۵	۷۹
۲۳	نعتِ خیر الوریٰؐ سُناتے ہیں	۱۴	۸۲
۲۴	اُنؐ کے حسین روضے کا دیدار ہو گیا	۷	۸۵
۲۵	گزارہ جس کا ٹکڑوں پر شہِ ذیشاں ہو جائے	۸	۸۷
۲۶	سُوئے بطحا جو محبت سے طلب گار چلے	۶	۸۹
۲۷	غمِ اُمت میں آنسو بہاتے ہیں وہؐ	۱۱	۹۱
۲۸	سرکارؐ کا منگتا درِ اقدس پہ کھڑا ہے	۶	۹۳
۲۹	عشقِ خیرُ الوریٰؐ ذکرِ بدرُ الدجیٰؐ	۱۳	۹۵
۳۰	جب شہرِ نبیؐ کی یاد آئی تو دل نے سکوں بے حد پایا	۱۲	۹۸
۳۱	مسعودؔ ہوئے جلوہ فگن نُور کے دھارے	۸	۱۰۱
۳۲	میلادِ مُصطفیٰؐ کی محافل سجایئے	۱۱	۱۰۳
۳۳	دن یاد آئے طیبہ کی فصلِ بہار کے	۹	۱۰۵
۳۴	نعتِ رسُولِ پاک ہی پہچان بن گئی	۶	۱۰۷
۳۵	بسے ہوئے ہیں جو طیبہ کے خواب آنکھوں میں	۹	۱۰۹
۳۶	پڑھتا جو نعت جانبِ بطحا چلا گیا	۹	۱۱۱
۳۷	خیالِ سیّدِ عالمؐ مہِ تمام ہوا	۶	۱۱۳
۳۸	اُنؐ کے درِ اقدس پر خوش بخت جو جاتے ہیں	۱۵	۱۱۵
۳۹	ہے آرزو یہ دل کی طیبہ مجھے بلانا	۱۳	۱۱۸
۴۰	جو ہم ثنائے شہِ نامدار کرتے ہیں	۶	۱۲۱
۴۱	خوابِ غفلت سے زمانے کو جگانے آئے	۸	۱۲۳

۴۲	رحمتِ ہر جہاںؐ ذاتِ خیرُ البشرؐ	۱۱	۱۲۵
۴۳	فہم و ادراک سے ہے بالا تر شانِ خیرُ الانامؐ کیا کہیے	۱۰	۱۲۷
۴۴	کہنے کو یُوں تو یہ رہِ طیبہ کی دُھول ہے	۸	۱۲۹
۴۵	نبیؐ کا نام زباں پر مُدام آتا ہے	۹	۱۳۱
۴۶	ہم سنتِ حسانؓ ادا کرتے رہیں گے	۷	۱۳۳
۴۷	مسعودؔ! دل اُداس ہُوا نعت ہو گئی	۹	۱۳۵
۴۸	خاتمُ الانبیا آپؐ کی ذات ہے	۱۰	۱۳۷
۴۹	جس نے دل میں شہِ بطحا کو بسا رکھا ہے	۹	۱۳۹
۵۰	ملے گر مجھ کو ہر لحظہ نئی جاں یا رسول اللہ	۷	۱۴۱
۵۱	نبیؐ کے عشق سے روشن ہو جس کا دل کا چراغ	۷	۱۴۳
۵۲	گھروں کو محفلِ میلاد سے سجائیں گے	۱۲	۱۴۵
۵۳	اے دل بہ صد خلوص درِ تاجدارؐ دیکھ	۱۲	۱۴۸
۵۴	مِدحتِ خیر الوریٰؐ مسعودؔ کرتے جایئے	۷	۱۵۱
۵۵	جس وقت گئے عرش بریں پر شہِ لولاکؐ	۸	۱۵۳
۵۶	قلزمِ لطف و عطا خیر الوریٰؐ سرکارؐ ہیں	۷	۱۵۵
۵۷	محفلِ نعت جو سجائی ہے	۱۱	۱۵۷
۵۸	آپؐ کی یادِ مُقدس کی ضیا پاتا ہے دل	۶	۱۵۹
۵۹	مِدحتِ سرکارؐ ہی صبح و مسا لکھتا رہوں	۷	۱۶۱
۶۰	مسعودؔ کا وظیفہ ہے مِدحت حضورؐ کی	۹	۱۶۳
۶۱	جو میں حضورؐ کی تعریف عمر بھر لکھوں	۸	۱۶۵
۶۲	مدحِ رسُولِ پاکؐ کریں گے مُدام ہم	۱۰	۱۶۷
۶۳	اگر حضورؐ سے ہو جائے تیرا ربط عمیق	۱۲	۱۶۹
۶۴	سیرتِ پاکِ آں جنابؐ لکھیں	۹	۱۷۳

وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

ماہنامہ السراج فیصل آباد

توشۂ آخرت

صاحبزادہ میاں محمد ضمیر الحق چشتی

یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی کہ عزیزی سید اسعد مسعود چشتی کا اولین مجموعۂ نعت "تسکین قلب" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ ہماری قلبی دعا ہے کہ "تسکین قلب" کا ہدیہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل کرے۔ اور توشۂ آخرت بنے۔ نعت کا یہی حاصل اور مقصد ہے۔

سید اسعد چشتی کے قلم کا محور محسنِ انسانیت ﷺ کی ذات برکات ہے۔ ماہنامہ "السراج" فیصل آباد کے صفحات اس کے شاہد ہیں سرکارِ مدینہ، رحمۃ عالم ﷺ سے عشق و محبت ہر مصرعے سے چھلکتا ہے امید ہے یہی عشق و محبت ان کے لئے سامانِ آخرت ہوگا

خادم القرآن
محمد ضمیر الحق عفی عنہ
ظہور میاں سنز کالونی ۱
فیصل آباد
15-9-98

ہیں رسولُ اللہ کے مسعودؔ چشتی مدح خواں

راغبؔ مراد آبادی

ہیں رسول اللہ کے مسعودؔ چشتی مدح خواں — زندگی میں کیوں نہ ہوں یہ کامیاب و کامراں
ان کی نعتوں کا جو یہ مجموعہ ہے "تسکینِ قلب" — اس کا اک اک شعر ہے سرمایۂ تسکینِ جہاں
ذکرِ ختم المرسلیں ہے باعثِ فوز و فلاح — ذکرِ ختم المرسلیں پر ناز کرتی ہے زباں
سرورِ ہر دوسرا کی تعریف، ممکن ہی نہیں — مدح خوانِ سرورِ بطحا ہے زیبِ دو جہاں
سرورِ کونین کے مسعودؔ چشتی ہیں غلام — ہیں غلامی کے رہے خواہاں سلاطینِ جہاں
سرخ رو مسعودؔ ہوں پیشِ رسولِ کائنات — ہو نصیب ان کو محمد مصطفےٰ کا آستاں

میں بھی ہوں مسعودؔ کا راغبؔ دعا گو اور مجھے
ہے بہت مرغوب ان کی فکر و اندازِ بیاں

خاکِ پائے محمدِ عربی
راغبؔ مرادآبادی
۲۸ ویں ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

سبھی رنگ اور خوشبوئیں

حفیظ تائب

کسی نوجوان کا نعت شریف کی طرف مائل ہونا اور پھر اسے شعار بنا لینا میرے نزدیک بہت خوش کن، خوش اثر اور خوش آئند ہوتا ہے کہ اسی سے حسنِ کردار کا سفر شروع ہوتا ہے۔ مسعود چشتی ایک ایسے ہی خوش فکر و خوش عمل جوان ہیں، جن سے مل کر اور جن کا جستہ جستہ کلام دیکھ کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ ان کی نعت میں قریب قریب سبھی رنگ اور خوشبوئیں موجود ہیں، جو ان کے اچھے نعت گو ہونے کی نوید ہیں۔

حفیظ تائب

۹ ستمبر ۱۹۹۸

پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج

لاہور

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

پروفیسر سحر انصاری

مدحتِ خیر الوریٰ ﷺ مسعود کرتے جائیے
رحمتِ باری سے دامن اپنا بھرتے جائیے

نئی نسل کے ایک مہذب، دردمند اور خوش فکر شاعر مسعود چشتی کے اس شعر میں جو بے ساختگی، روانی، جذبے کی سچائی اور سادگی نظر آ رہی ہے اسی نے مجھے ان کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرنے کا زاویہ مہیا کیا ہے۔ مسعود چشتی شاعری کی دنیا میں نووارد ہیں اور عام طور پر تجربہ کار افراد علامہ اقبال کے الفاظ میں تازہ واردانِ بساطِ ادب کو یہ مشورہ دیتے ہیں:

نغمہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

لیکن نالہ پابندِ نے نہیں ہے + فریاد کی کوئی لے نہیں ہے۔

مسعود چشتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے مطابق ان سب جذبوں کا اظہار کیا ہے جو عام نعت گو شعرا کا خاصہ ہے۔ لیکن ان کی نگاہ گرد و پیش کی دنیا اور اس میں زندگی بسر کرنے والی اس امت پر بھی ہے جو شفاعت کی امید اور دعاؤں میں ساری توانائی صرف کر رہی ہے۔ اس کے حالات پر جب نظر پڑتی ہے تو مسعود چشتی کا نغمہ دراصل نالہ ہی بن جاتا ہے۔ پھر ذاتی محسوسات کو جس طرح وہ شعر کے قالب میں ڈھالنا چاہتے ہیں اس میں بھی ایک نوع کی تڑپ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی خواہش ملتی ہے۔

مسعود چشتی نے اس اضطرابِ قلب و روح کو اس طرح قابو میں لانے کی کوشش کی کہ اپنے انداز اور اپنے معیار کے مطابق مسلسل نعتیں لکھیں جن کی تعداد ۶۳ ہے۔ اور اس مجموعے کا نام انھوں نے "تسکینِ قلب" رکھا ہے۔ ذکرِ خیر الانام سے انھیں تسکینِ قلب حاصل ہو تو اس سے بڑی سعادت اور اس سے بڑی نعمت کیا ہو سکتی ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

پروفیسر سحر انصاری

تسکینِ قلب از مسعودؔ چشتی

تعارف

پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمن صدیقی

نعت گوئی شاعری کی وہ صنف ہے جس کا آغاز خود عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضرتِ حسّانؓ بن ثابتؓ سے ہوا اور تسلسل کے ساتھ یہ صنف جاری وساری ہے۔ اس لیئے اسے ایک ازلی صنف بھی کہا جاسکتا ہے اور اسلام کو تاقیامت جاری رہنا ہے اس لیئے یہ پیش گوئی کرنا خلافِ حقیقت نہیں ہوگا کہ یہ ایک ابدی صنف بھی ہے۔ ازلی تا ابدی ہونے کا امتیاز تنہا صنفِ نعت گوئی کا مقدر رہا ہے۔

نعت گوئی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اظہار کا نام ہے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اعلیٰ تر درجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت مسلمان پر واجب ہے، مگر عشق، اطاعت سے ماسوا ہے۔ یہ ایمان کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جو بڑی قسمت والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی سے عشق کے لیئے جبّہ و دستار کا حامل ہونا ضروری نہیں۔ اس جذبے سے ایسے لوگ بھی سرشار رہتے ہیں جو جبّہ و دستار والوں کی نگاہ میں محض دُنیادار نظر آتے ہیں۔

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر دل میں جاگزیں ہو تو وہ طرح طرح سے اپنا اظہار کرتا ہے۔ ہمارے وطن میں علم الدین شہید اور عبدالقیوم شہید بھی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں دریدہ دہنوں کی دریدہ دہنی کی خبریں سنتے ہی جان پر کھیل کر اُن کا کام تمام کردیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے عشق کرنے والے اور اپنے عشق کا اپنے اپنے طریقے سے اظہار کرنے والے دین کی عزت ہیں۔

نعت گو شاعر عزیزم مسعودؔ چشتی کے مجموعۂ نعت "تسکینِ قلب" پر نظر ڈالنے سے

اندازہ ہوا کہ وہ بھی ایسے خوش نصیب اہلِ ایمان کے زمرے میں ہیں جو بظاہر دین داروں کے شمار میں نظر نہیں آتے مگر بہ باطن حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبے سے سرشار ہیں۔

نوجوان مسعودؔ چشتی کا یہ پہلا مجموعہ کلام ہے پھر بھی اس میں خیالات کی پختگی نظر آتی ہے۔ ان کا یہ شعر اس کی بڑی عمدہ دلالت کرتا ہے۔

بخشش کی ایک اور نئی راہ کھول دی
نعتِ نبیؐ کو زیست کا عنوان کردیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے لیئے ان کے دل کی تڑپ کا اندازہ اس شعر سے کیجئے۔

مجھ سے اے کاش کہہ دے آکے کوئی
شاہِ بطحا تجھے بُلاتے ہیں

ایک اور شعر ان کی دلی تڑپ کا بہت خوبصورت غماز ہے

ہو خواب ہی میں مجھ کو دیدارِ نبیؐ اک دن
تعبیر ہو گر حاصل، تعبیر کا کیا کہنا

میری دلی دعا ہے کہ نعتیہ اشعار کے اس مجموعے کی پذیرائی ہو اور یہ مسعودؔ چشتی صاحب کی دُنیاوی عزت میں اضافے اور آخرت میں شفاعت کا ذریعہ بنے۔

"مسعودؔ چشتی کی کاوش"

سیّد نواز قادر چشتی

تسکینِ قلب مجموعہ نعت بحضور سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عزیزم مسعودؔ چشتی کی کاوش نظر سے گزرا الفاظ پر نظر پڑتے ہی قلبِ مضطر کو تسکین نصیب ہوئی۔ نعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنا ایسی سعادت ہے جو بلاشبہ کسی صاحبِ نسبت ہی کو نصیب ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بار بار کرم فرمائیں تاکہ عزیزم کے علم میں برکت ہو اور یہ زیادہ سے زیادہ اچھے الفاظ میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتا رہے (آمین)

تقلیدِ کبریا

راجا رشید محمود
مُدیر ماہنامہ نعت لاہور

بسم اللہ

نعت کی لَے دل سے نکلتی ہے تو دلوں تک رَسا ہوتی ہے۔ اور یہ لے دل کے ساز سے اُس وقت تک بر آمد نہیں ہوتی جب تک آنکھیں گوہریں اوس سے وضو نہ کرلیں اور بندہ نمازِ عشق ادا کرنا نہ سیکھ لے۔

دل بھیگ بھیگ جاتا ہے، محبتیں ذہن واحساس کو احاطے میں لے لیتی ہیں، اور حاضری کے جذبے اور حضوری کے ولولے موزوں طبیعت کو انگیخت کرتے ہیں، تو نعت ہوتی ہے۔ نعت گوئی خالق کائنات عزّوجلّ کی آواز میں آواز ملانے کا عمل ہے۔ یہ تقلیدِ کبریا بھی ہے اور سنّتِ صحابہؓ بھی۔ اس لیے نعت گو تخیل کو بگٹٹ نہیں چھوڑ سکتا۔ الوہیت کی پہنائیاں اور رسالت و محبوبیت کے خطوط نظروں سے اوجھل رہیں تو شعر کے کینوس پر نعت کی تصویر نہیں بنتی۔

عاجزی و فروتنی امداد کناں ہو، علمی بے بضاعتی اور حقیقتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک نارسائی کا احساس قوت پذیر ہو جائے، الفاظ و تراکیب اور استعارات و تشبیہات کے استعمال میں عظمتِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کا خیال ہمہ وقت دامن گیر رہے، اور نعت کے مضامین قرآن کے اسلوب اور صحابہ کبارؓ کے انداز کے راستے سے معاونت کریں، ..... تو نعت ہوتی ہے۔ اور، ...... میرے علم کی حد تک، مسعودؔ چشتی میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نام لیوا ہیں۔ ان کے ہونٹ درودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لال رہتے ہیں ۔ وہ حضور حبیبِ ربّ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ذکر میں کھو کھو جاتے ہیں۔ انہیں مدینہ کریمہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے نام پر رات رات بھر بٹھائے رکھے۔ ان کے قلب کے گداز اور طبیعت کی نرمی نے انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ وہ کائنات کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں تر زبان ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ موزونیتِ طبع کا اس سے بڑھ کر مظاہرہ کیا ہو سکتا ہے کہ میں نے انہیں سرکارِ والاتبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم فرمائیوں اور اپنی محبتوں کے اظہار میں وارفتہ پایا ہے۔

جہاں تک فنِ شعر کے ساتھ ان کی وابستگی کا تعلق ہے، وہ اسی خبر سے مسلمہ ہو جاتی ہے کہ ان کا تعلقِ تلمذ حضرت راغب مراد آبادی ایسے قادر الکلام شاعر اور استاذِ فن سے ہے۔ مجھے تو محبت کے جس قبیلے سے شرفِ نسبت حاصل ہے، وہاں الفاظ کی نہیں، صنائع و بدائع اور فن کی باریکیوں کی نہیں، جذبوں کی قدر و قیمت تسلیم کی جاتی ہے۔ اور مسعودؔ چشتی کے جذبے محبتِ رسُولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام کے باب میں ایسے ہیں کہ یقیناً بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پذیرا ہوں گے۔ اللّٰھم زد فزد!

تسکینِ قلب نجاتِ آخرت

خالد اطہر ایڈووکیٹ

مسعودؔ چشتی ایک ہونہار نعت گو شاعر ہیں۔ قادرُ الکلامی ان کے اشعار کے پڑھنے سے ثابت ہے۔ عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہیں۔ اور ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آخرت کی نجات کا ایمان سمجھتے ہیں۔

نعتیں عوام و خاص نے سن رکھی ہیں اور مسعودؔ چشتی خدائے ربِّ جلیل کے انتہائی کرم سے خوب داد سمیٹ چکے ہیں۔ اور کیا لکھوں خدا خود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعت خواں ہے۔ فرشتے نعت خواں ہیں۔ کائنات نعتیہ نغموں سے ہر وقت سرشار رہتی ہے۔ خدا کرے کہ زیر نظر نعتیہ مجموعہ عوام الناس کے لئے تسکینِ قلب کا حقیقی باعث ہو۔ آمین۔

محبت و عقیدت کے جذبات کا آئینہ دار

احمد ہمدانی

مسعود چشتی کے نعتیہ کلام کا مجموعہ "تسکینِ قلب" طباعت و اشاعت کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ امید ہے بہت جلد منظرِ عام پر آجائے گا۔ اس مجموعہ کا نام ہی بتاتا ہے کہ مسعود چشتی کی نعت گوئی صرف رسمی طور پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مدح و ثنا تک محدود نہیں ہے بلکہ اِن کی دلی کیفیت کا اظہار ہے۔ ایسی دلی کیفیت جس کا اظہار باعثِ تسکینِ قلب ہے۔ یوں تو نعت گوئی کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک برقرار رہے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ نعت گوئی کا پوری طرح حق ادا کرنا انسان کے دائرہ امکان سے باہر ہے بقول غالب

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

یہ حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اصل مراتب و درجات سے بس حق تعالیٰ جل شانہ' ہی واقف ہیں لیکن بندگانِ خدا بھی اپنی عقیدت و محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعریف و توصیف کی امکان بھر کوشش کرتے رہے ہیں۔ مسعود چشتی کا نعتیہ کلام بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے ان کی محبت و عقیدت کا آئینہ دار ہے۔

نعت گوئی کے سلسلہ میں اردو شاعری میں دو واضح دبستان نظر آتے ہیں۔ پہلا دبستان محبت و عقیدت کے جذبات سے آراستہ ہے اور یہی ہمارا روایتی دبستانِ نعت گوئی جس کا سلسلہ فارسی نعت گوئی سے ملا ہوا ہے۔ اس دبستان کے شعراء سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے در پر حاضری، ان (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) سے دوری پر بے قراری، اُن (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) سے محبت کی سرشاری اور اُن (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کے حسن و جمال کی تصویر کشی اپنی زندگی کا مقصد جانتے ہیں۔ ان شعراء میں میر تقی میر سے مرزا داغ تک تمام شعراء شامل ہیں۔ ان اساتذہ کے علاوہ امیر مینائی، حسرت موہانی، حفیظ جالندھری کے بعد صبا اکبر آبادی، تابش دہلوی، راغب مراد آبادی، حفیظ تائب اور حنیف اسعدی، خاص طور پر قابلِ ذکر نعت گو شعراء میں شامل ہیں لیکن اس دبستان کا نمائندہ شاعر محسن کاکوروی کو سمجھا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کے کلام کو سمجھنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ بہرحال اس دبستان کے علاوہ دوسرا دبستان منصبِ رسالت (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کی وضاحت پر مبنی ہے۔ یعنی پہلے دبستان کا تعلق مراتبِ رسالت (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) سے تھا تو دوسرے دبستان کا تعلق کارِ رسالت (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) سے جس کا واضح مقصد یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف مائل ہوں اور اس طرح عصرِ حاضر کی خرابیوں کو دور کریں۔ اس دبستان کے بانی مولانا حالی ہیں۔ جنہوں نے مدوجزرِ اسلام جیسا مسدس لکھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت و تعلیمات کو نہایت دلنشین انداز سے اجاگر کیا ہے۔ اس مسدس کی قدر و قیمت کا اندازا صرف اس ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرسید احمد خان نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے کہوں گا کہ میں نے حالی سے یہ مسدس لکھوایا تھا اور میرا یہی عمل مری بخشش کا سبب ہو گا۔ حالی کے بعد ہماری نعتیہ شاعری میں کارِ رسالت (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کو اجاگر کرنے کا رجحان خاصہ عام ہوتا جارہا ہے اور جدید ترین شعراء کا بڑا حصہ اسی رجحان کو اپناتا نظر آتا ہے۔

اردو نعت گوئی کا یہ مختصر سا خاکہ صرف اس لیئے پیش کیا ہے کہ مسعود چشتی کے نعتیہ کلام کی نوعیت کو سمجھا جاسکے۔ وہ دراصل نعت گوئی کے پہلے دبستان سے تعلق رکھتے ہیں جس میں نعت گوئی کا محرک جذبہ محبت و عقیدت ہوتا ہے۔ اس دبستان میں شعر لکھنا پل صراط سے گزرنے کے مترادف ہے کیونکہ عقیدت و محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو درجہ الوہیت تک پہنچا دیا جائے تو صریحاً" شرک ہو گا اور اگر سرکار صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مرتبے سے گرا کر انہیں عبدہ' کے بجائے ایک عام آدمی کی طرح پیش کردیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی ہوگی اور یہ دونوں صورتیں شاعر کے انجام کو خطرے میں ڈال دیں گی لہٰذا شاعر کے لئے ضروری ہے کہ وہ نعت گوئی کے عمل میں نہایت احتیاط سے کام لے اور پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ مسعود چشتی نے حد درجہ عقیدت و محبت کے باوجود اس

احتیاط سے کام لیا ہے۔ مثلاً ان کے یہ اشعار۔

ے وابستہ اُنؐ کی ذات سے جو ذات ہوگئی
اُس کو زوال دے سکے کس کی مجال ہے
کامل یقین ہے وہؐ مجھے بخشوائیں گے
اُمّت کا اپنی میرے نبیؐ کو خیال ہے
ہوں دست بستہ روضۂ اطہر کے سامنے
عشقِ رُسولِ پاکؐ کی روشن مثال ہے

ے لب پہ جب اسمِ آں جنابؐ آئے
پھول مہکیں، بوئے گلاب آئے

ے یہ کہکشاں حضورؐ کے قدموں کی دھول ہے
کرتا ہے احترام فلک رہ گزار کا
جب سے دیارِ پاک کا منظر نظر میں ہے
محسوس ہورہا ہے سماں ہے بہار کا

ے جایئے طیبہ نگر کو جایئے
اور وہاں جاکر نہ واپس آیئے

ے آپؐ کے در کی گدائی میں بسر ہو زندگی
آپؐ کی یارحمتِ عالمؐ عنایت چاہیے
ہر کوئی مجھ کو کہے اس در کا اک ادنیٰ غلام
ایسی عظمت، ایسی دولت، ایسی شہرت چاہیے

ے نعتِ خیرالوریٰؐ سناتے ہیں
قلب و جاں میں دیئے جلاتے ہیں

ے مٹ کر وفا کی راہ میں پاجا سراغِ زیست
عشقِ نبیؐ میں ڈوب کے اپنا نکھار دیکھ

ے جو ہم ثنائے شہؐ نادار کرتے ہیں
تو دل سے پیرویِ کردگار کرتے ہیں

اب مثالیں اور کہاں تک پیش کروں۔ ان کا تمام کلام ہی ان کی محبت و عقیدت کے جذبات کا آئینہ دار ہے بلاشبہ نعت گوئی کی پہلی شرط سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہے اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ مسعود چشتی عشقِ رُسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ تصور کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کا نعتیہ کلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہو کر ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

دُنیا میں تو مسعُود ہیں ہی آخرت میں بھی مسعُود رہیں

پروفیسر اشفاق الزماں خان

میرے عزیز مسعود چشتی نے اپنی "تسکینِ قلب" کے ساتھ ہم جیسے بے قراروں کی تسکینِ قلب کا سامان کرنے کی بھی خوب خوب کوشش کی ہے۔ اللہ پاک اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے دنیوی اور اخروی امتحانات میں بہ عطائے لطف و کرم کامیاب فرمائیں۔ (آمین)

شاعر مذکورہ کی ہر ہر نعت ہمیں تاثر اور محسوسات کے ایک عجب عالم میں لے جاتی ہے جس کے اظہار کے لئے الفاظ موجود ہی نہیں ہیں۔ ان کے اشعار میں تڑپ اور بے قراری کا اظہار ان کے دل و دماغ کے بے پناہ تلاطم کی صریح غمازی کرتا ہے۔

ے زندگی بے رنگ بے کیف ہے
یا رُسولؐ اللہ! کرم فرمایئے

ے تڑپتا ہے یادِ مدینہ میں یہ دل
ملے حاضری کا پیام اللہ اللہ

میں سمجھتا ہوں کہ خدائے عزوجل نے عزیزی مسعود کو یہ سعادت اس لئے بھی بخشی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان رہتے ہوئے اپنے بزرگوں، اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عجز و انکسار اور نیک نیتی کو اپنا شعار بنایا۔ میری دعا ہے کہ وہ دُنیا میں تو مسعُود ہیں ہی آخرت میں بھی مسعُود رہیں۔ (آمین)

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ڈاکٹر محمد مبین حسنی
استاذ شعبۂ اردو
وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج کراچی

اس وقت میرے پیش نظر "فرزندِ معنوی مسعودؔ چشتی" کا نعتیہ مجموعہ "تسکینِ قلب" ہے جو ۶۳ نعتوں پر مشتمل ہے (غالباً انہوں نے تعداد رسُول اللہ ﷺ کی ظاہری زندگی سے نسبت پر رکھی ہے) اور ہر نعت جذبہ ایمانی کی صداقتوں کی حامل ہے۔

یہ نعتیں ایمانی اور جذباتی کیفیت سے بھرپور ہیں۔ میں کیا؟ میری مجال کیا؟ کہ مَیں کوئی حد کسی شعر پر لگاؤں۔ حقیقت یہ ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری ان تعریفوں سے کہیں زیادہ بلند ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مدح گو ہزار کوشش کے باوجود حق ادا کرنے پر قادر نہیں ہے۔

مسعودؔ نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس پر یقین ہے کہ اس کے اشعار داخلی جذبات کا اظہار ہیں۔ یہ تخیل اور حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والہانہ سرمستی' جذب' کیف اور اظہار عقیدت کی اچھی امثال ہیں' زبان کی سلاست' روانی' سادگی' اور صوفیت ایک موسیقی کا سماں باندھ دیتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار ہو کر ساری کائنات کو اسی تناظر میں دیکھ رہا ہے۔ بیان کی قوت اور اس کی اثر آفرینی قابلِ صد تحسین و آفرین ہے۔

مسعودؔ کا تعلق ایک صاحبِ سلسلہ خاندان سے ہے۔ ان کے دادا سیّد غلام مصطفیٰ کو چشتی' صابری' قادری' سراجی سے سندِ خلافت عطا ہوئی ان کے مریدوں کی اچھی خاصی تعداد ضلع جالندھر (بھارت) اور پنجاب (پاکستان) میں موجود ہے۔

ان کے نانا سیّد شاہ محمد چشتی صابری قادریؒ بھی اپنے وقت کے عارفِ کامل تھے۔ ان کا مزار آج بھی ریاست کپور تھلہ کے گاؤں خانقاہ ضلع جالندھر بھارت میں مرجع خلائق ہے۔ گویا کہ نانا اور دادا کی نسبت سے حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ورثہ میں ملی۔

ایک قادرُ الکلام شاعر کی خوبیاں مسعودؔ میں موجود ہیں اور مجھے قوی امید ہے کہ جناب سیّد اصغر حسین راغبؔ مراد آبادی صاحب کی قابلِ فخر شاگردی میں اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

میری دعا ہے (اور مسعودؔ ہی کا شعر ہے)

مسعودؔ تجھ کو نعتِ نبیؐ کی ملی متاع
سرکارِ دو جہاںؐ کا کرم بار بار دیکھ

بھلا "تسکینِ قلب" کو کون پسند نہیں کرے گا؟

ڈاکٹر قمر الحق
بی ایس سی (امتیازی) ایم ایس سی (غیر نامیاتی کیمیا)
پی ایچ ڈی (تجزیاتی کیمیا)

اللہ تعالیٰ کے بالکل واضح ارشادات اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اور وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی تفاسیر نعت خوانی ہے۔ وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج کے ہونہار اور باوقار و باکردار طالبِ علم سیّد اسد مسعودؔ بابر بُخاری چشتی کی کاوش "تسکینِ قلب" دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ تریسٹھ نعتوں پر مبنی کلام بہت آسان اردو میں انتہائی عام فہم ثابت ہوگا۔ نعت خوانی کی محفلیں سجانا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت ہے جب کہ نعت کہنا اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے۔

اتنی کم عمری میں یہ عظیم کارنامہ جو سیّد اسد مسعودؔ بابر بُخاری چشتی نے سرانجام دیا ہے یقیناً والدین کی دعاؤں' بزرگوں کے نظرِ کرم' سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صدقہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے سیّد مسعودؔ چشتی سے اپنے دین کی خوب خوب خدمت لے۔ تاکہ یہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کے بزرگوں کے لئے بھی دنیا و آخرت میں باعثِ عزو افتخار بنے۔ (آمین بجق سیّد المرسلین ﷺ)

نعت گوئی ایک مُشکل فن

پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری

سیّد اسد مسعود بابر بخاری سائنس کے طالب علم رہے مگر اس دور میں بھی ادب سے ان کا شغف کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔ وہ کچھ عرصہ اردو ادب کے استاد بھی رہے ہیں۔ مجھے ان کے شاعرانہ ذوق کا اندازہ تو واضح طور پر تھا مگر یہ انکشاف چونکا دینے والا تھا کہ وہ نعت گو شاعر بھی ہیں۔ اب بھی مجھے یہ علم نہیں ہے کہ وہ نعت کے علاوہ بھی شاعری کرتے ہیں یا نہیں۔ مگر محسوس یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے نعت گوئی کو ہی اپنی متاعِ ہنر بنایا ہے۔

بخشش کی ایک اور نئی راہ کھول دی
نعتِ نبیؐ کو زیست کا عنوان کردیا

۶۳ نعتوں اور ۱۸ نعتیہ قطعات کا یہ مجموعہ "تسکینِ قلب" عزیزی مسعود چشتی کی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عقیدت کا اظہار ہے۔ اس مجموعے کو دیکھ کر ہی اس والہانہ عقیدت کا واضح طور پر اندازہ ہوجاتا ہے جو مسعود چشتی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ہے۔ میرا خیال ہے کہ چھوٹی بحر میں مسعود کے جوہر زیادہ دمکتے ہیں مگر ہر بحر میں بہت سے خوبصورت اشعار مل جاتے ہیں چند اشعار بطورِ نمونہ۔

جو کیا تھا حضرتِ حسانؓ پر وہ کرم ناچیز پر فرمائیے
یہ تمنا ہے دلِ پُردرد کی اُن کے در کی خاک ہی ہوجائیے
مسعود ناز کیوں نہ کروں اِس شرف پہ مَیں دل میں مکین، جلوۂ خیرالوریٰؐ ہُوا
ظُلمتوں کے جو بادل تھے چھٹنے لگے لے کے خیرُ البشرؐ وہ نظام آگئے
میں ایک ذرۂ زیست کا بے کار سا حقیر مجھ کو فقیر آپؐ کے در کا بنا دیا
نظریں جھکی ہوں لب پہ کوئی بھی صدا نہ ہو احوال اپنے دل کا ادب سے سنائیے

بطور مجموعی مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مسعود چشتی کی نعت گوئی کی ابھی تو ابتداء ہے مگر اس سے ان کے احساسات، خیالات اور ندرتِ فکر کا کھلا احساس ہوتا ہے۔

مگر نعت گوئی ایک مشکل فن ہے اس میں خونِ جگر کو پانی کرنا ہوتا ہے توقع کی جاسکتی ہے کہ ان کی مشقِ سخن والہانہ عقیدت اور ان کے استادِ گرامی کی مشفقانہ رہبری و رہنمائی میں جلا ہی اُنہیں ملک کے نامور نعت گو شعراء میں نمایاں مقام عطا کردے گی۔ میں ان کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

چشتیہ نسبت کا ثمرہ

طلعت طارق

مسعود چشتی صاحب کا نعتیہ کلام "تسکینِ قلب" بہ فضلہٖ تعالیٰ اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ میں اپنے قلب کی گہرائیوں سے اس نوجوان مدّاحِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں تہنیت پیش کرتی ہوں۔ ان کے اشعار کے ہر لفظ سے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور پڑھنے والوں پر جذبہ محبت غالب کرکے دلوں کو نورِ ایمان سے جگمگا دیتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہی ایمان کی اساس و بنیاد اور محبتِ الٰہی کی ضمانت ہے۔

جناب مسعود چشتی صاحب کا یہ نعتیہ کلام نئی نسل کو دولتِ ایمان سے مالا مال کرنے کا باعث ہوگا کیونکہ یہ نئی نسل کے نمائندے کا وہ قابلِ فخر کارنامہ ہے جو ایک نوخیز طالب علم نے اللہ کے کرم خاص سے انجام دیا ہے۔ یہ ان کی چشتیہ نسبت کا ثمرہ ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز کے فیضان کی یہ امتیازی شان ہے کہ آپؒ سے نسبت رکھنے والا عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرفراز ہوتا ہے اور اپنے قول و فعل سے لوگوں کے دلوں میں محبت کی جوت جگاتا ہے۔ اگر وہ شاعری کرنے لگے تو یہ احسان مزید ہے۔ نعت گو شعراء کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجاہدینِ باللسان کے لقب سے نوازا ہے اور انہیں تلامیذ الرحمٰن قرار دیا ہے۔ مسعود چشتی صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

بخشش کی ایک اور نئی راہ کھول دی
نعتِ نبیؐ کو زیست کا عنوان کردیا
مسعود ہوگیا جو خدا و رسولؐ کا
اُس شخص کو زمانوں کا سلطان کردیا

عقیدت کے پھول

ڈاکٹر حسن وقار گل

ایم اے (جرنلزم) ایم اے (اردو ادبیات)

ایل ایل بی۔ ڈی ایل ایس۔ پی ایچ ڈی

صدر شعبہ اردو

وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج کراچی

مسعود بابر چشتی ہمارے بہت ذہین اور ہونہار شاگرد ہیں۔ انہیں شعروادب کا ذوق ابتداء ہی سے رہا ہے جس کا اظہار یہ گاہے بہ گاہے کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز بھی نعت گوئی سے کیا اور اب ان کا پہلا مجموعہ "تسکینِ قلب" بھی نعت گوئی کے حوالے سے شائع ہو رہا ہے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو سخن فہمی بھی عقیدتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کرتے ہیں۔ انہی میں مسعود بابر بخاری چشتی کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی نعت گوئی میں عقیدت ومحبت کے بابرکت پھول تو ہیں ہی مگر ان کی ذہانت، لگن، ریاضت، اور مشقت بھی ان کی نعت گوئی کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی نعت غزل کے پیرائے میں ہے۔ لفظوں اور بحروں کے خوبصورت چناؤ نے ان کی سخن فہمی میں عقیدت وارادت کے پھول بکھیر دیئے ہیں۔

ان کی نعت گوئی میں جدید عصری تقاضے بھی ہیں۔ اور یہ شاعری کے رموز ونکات سے بھی گہری واقفیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔

حج سے واپسی پر مجھے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ میں اپنے شاگردِ رشید مسعود بابر بخاری چشتی کے نعتیہ مجموعہ تسکینِ قلب پر اپنے خیالات کا اظہار کر کے عقیدتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حصہ دار بن جاؤں۔ خدا تعالیٰ یہ سعادت سب کو نصیب کرے۔ (آمین)

میں اس کتاب کی اشاعت پر مسعود کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

تائیدِ ایزدی

صادق یوسفی

مسعود بابر نوجوان ابھرتے ہوئے شاعر ہیں۔ بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ درحقیقت یہ شاعر نہ تھے قدرت نے انہیں صرف نعت لکھنے کے لیئے ہی شاعر بنایا ہے۔ یہ ایک باعزت سیّد بخاری خاندان کے چشم وچراغ ہیں ان کا گھرانہ صابری سلسلے سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا ان کا پورا ماحول مذہبی صوفیانہ ہے۔ ان کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع روشن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری کو گل و بلبل کے قصے بیان کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ صرف اور صرف نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیئے وقف کر دیا۔ درحقیقت نعت کہی نہیں جاتی بلکہ کہلوائی جاتی ہے۔

نعت کہنا آسان نہیں اس لیئے کہ اس میدان میں نہایت ہی احتیاط کی ضرورت ہے اسی لیئے بڑے بڑے شعراء صرف چند نعتیں کہہ سکے اور مجموعۂ نعت مرتب کرنا بہت ہی کم شعراء کے حصے میں آیا۔ میں مسعود بخاری چشتی کا یہ بہت بڑا کمال سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہایت کم وقت میں ایک مجموعہ "تسکینِ قلب" مرتب کر کے ایک بڑا معرکہ سرانجام دیا ہے جس کے لیئے یہ واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ درحقیقت اس کام میں ان کو تائیدِ ایزدی حاصل ہے جس کے بغیر یہ اس کارنامے کو سرانجام نہ دے سکتے تھے۔

یہ بھی عطائے ربِ رحیم و کریم ہے
انسان ہی کو عظمتِ انسان کر دیا

وابستہ انؐ کی ذات سے جو ذات ہو گئی
اُس کو زوال دے سکے کس کی مجال ہے

یہ بہت ہی عارفانہ کلام ہے۔

انؐ کا چہرہ حجابِ نور میں ہے
ورنہ جلوؤں کی کس کو تاب آئے

کس قدر عمدگی سے آنحضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن کی تعریف کی ہے ملاحظہ فرمایئے۔

؎ آپؐ محبوبِ ربّ، کون و مکاں آپؐ پر ختم ہے نبوّت بھی
آپؐ کی تو نظیر ہے ہی نہیں ایسا حُسن، تمام کیا کہئے

اور ہر درد کی دوا، ہر فکر کا مداوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح بیان کیا ہے

؎ یہ خوش نصیبی ہے میری کہ لب پہ اے مسعود
ہجومِ فکر میں بس اُنؐ کا نام آتا ہے

مجھے اُمید ہے کہ عزیزم مسعود بخاری چشتی کا یہ نعتیہ مجموعہ انشاء اللہ مقبول عام ہوگا۔ اور ان کے لئے ذریعہ نجات ہوگا۔

مُشکل ترین صنفِ سخن

آصف علی
لیکچرار شعبہ خردحیاتیات

مجموعۂ نعت (تسکینِ قلب) کا مسودہ نظر نواز ہوا۔ میری ابتدائی رائے کے مطابق یہ نوجوان شاعر اور میرے منہ بولے شاگرد اسد مسعود بُخاری کے والہانہ اور جذب و مستی سے سرشار عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لفظی و معنوی اظہار بلکہ شاہکار ہے جسے انہوں نے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ نعت گوئی نہایت مختلف اور مشکل ترین صنفِ سخن ہونے کے باوجود انہیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ وہ اس طبع آزمائی میں کامیاب تر نظر آتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ عزوجل ان کے قلم میں طاقت اور قلب و نظر میں مزید وسعت دے آمین۔ اس پہلے مجموعۂ نعت کی اشاعت پر میں انہیں پرخلوص اور دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ مجموعۂ کلام قبول خاص و عام ہوگا اور اخروی زندگی میں یہ باعث نجات بھی بنے گا۔ (انشاء اللہ)

عطیہ مدحتِ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افضل الفت

معروف، نامور، بزرگ و محترم اور قادر الکلام شاعر جناب لبیب مُرادآبادی کی عظیم المرتبت شخصیت اور ان کی قائم کردہ دانش گاہ (لبیب اکیڈمی) اپنی گرانقدر علمی و ادبی خدمات کی بدولت کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں۔ مسعود چشتی اسی مکتب فکر و فن سے فیضیاب ہونے والے ایک نیک سیرت، با اخلاق، مہذب اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان شاعر ہیں جن سے وابستگی خود میرے لئے بھی باعث فخر و انبساط ہے۔

مسعود چشتی کی اوّلیت اور خوش نصیبی یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے ادبی سفر کا آغاز ہی نعت گوئی یعنی مدحت و ثنائے خیرالوریٰ سے کیا ہے جو بلا ریب و گمان ان کے تابناک اور درخشاں مستقبل کا ضامن بھی ہے۔ مسعود نے بھی بیشتر اربابِ سخن کی طرح غزل ہی کے انداز کو نعت گوئی کیلئے منتخب کیا ہے جو مناسب بھی ہے اور مقبول ترین بھی۔

مسعود چشتی کی شاعری کا محور سرکار دو جہاں، وجہ تخلیق کائنات، سرورِ کون و مکاں، خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت ہے اور پھر ان کے خاندانی پس منظر (بحوالہ سلسلۂ چشتیہ) سے نسبت اور وابستگی نے بھی ان کی نعت گوئی کو اور زیادہ حُسن و استحکام عطا کیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے اس نعتیہ مجموعۂ کلام میں یاس، فریاد، استغاثہ، طلب و استمداد سے زیادہ سرکار دو عالمؐ کی ذاتِ اقدس، ان کے اوصافِ حمیدہ، اطوار و افکار حسنہ اور ان کی سیرتِ طیبہ سے گہری اور والہانہ عقیدت و محبت اور مدحت و ثنا کا عنصر زیادہ نمایاں ہے۔ ذیل میں دیئے گئے ان کے چند نعتیہ اشعار اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں:۔

خالق کائنات ربِ ذوالجلال والاکرام کی حمد کا یہ حُسنِ اسلوب ملاحظہ ہو:۔

مسند پہ اسی کے تاجِ حیاتِ دوام ہے - جس نے خدا کی راہ میں خود کو مٹا دیا

اب ان کی نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:۔

۱۔ "انوار سے سرکارؐ کی روشن ہے یہ عالم - مسعود ہر اک سمت محمدؐ کی ضیا ہے"
۲۔ "عشق حبیبؐ پاک سے محروم جو ہوا - تا زیست پھر وہ شخص بھٹکتا چلا گیا"
۳۔ "وہ کہکشاں بنی ہے زمانے کے واسطے - جو بھی رہِ حضورؐ کی گردِ سفر ہوئی"
۴۔ "مجھکو ستائے گی کہاں گردشِ جہاں - نام نبیؐ پاک پہ میں ہوں مٹا ہوا"
۵۔ "نعت نبیؐ کہنے سے ایسا لگا مجھے - جیسے میری حضورؐ سے کچھ بات ہو گئی"

میں عزیزم مسعود چشتی کیلئے ہر دم دعا گو ہوں کہ وہ شاہِ اُممؐ کی عقیدت و محبت میں سرشار اس عطیۂ خداوندی سے بھرپور استفادہ کرتے رہیں جو انہیں مدحت و ثنائے خیرالوریٰ کی صورت میں عطا ہوا ہے کہ یہ ہر کس و ناکس کا مقدر نہیں ہوتا۔

فقط

قطعہ تاریخ

راغب مُرادآبادی

قطعہ تاریخ طباعت "تسکینِ قلب"

مدّاحِ محمدِ عربی ہے نشاطِ جاں　　مدّاحِ مصطفےٰ کا خدا بھی ہے مہرباں

مسعود ہیں غلامانِ شاہِ دیںؐ　　پھر کیوں خدائے پاک ہو ان پہ مہرباں

خوش بخت ہیں کہ ورد زباں ہے نصیب　　پابندِ شرع کے ہیں یہ خوش فکر نوجواں

لکھتے ہیں حرف حرف نعتِ رسولِ انام کی　　ایک ایک نعت ان کی نظر میں ہے حرزِ جاں

مسعود چشتی اس پہ کریں ناز، جب کہ ہے

"تسکینِ قلب" دولتِ مسعودِ خانداں

۱۹۹۸ء

خاکِ پائے محمدِ عربی

راغب مرادآبادی

الحمدللہ علیٰ احسانہٖ

مسعود چشتی

اللہ عزّوجل، کے لیے تمام تعریفیں اور بڑائی جو ذاتِ پاک واحدہ' لاشریک اپنی مخلوق کے لیے اُس کے وہم وگماں سے بھی زیادہ رحیم وکریم ہے۔ جس کی حمد وثنا میں پوری کائنات ہمہ وقت معروف ہے۔

ڈھیروں درود وسلام حضرتِ سیّد رسالت مآب، صاحبِ اُم الکتاب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات باعثِ وجہِ تخلیقِ عالمین، خاتم النبین، انیسُ الغریبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں۔ ممدوحِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مدح گوئی ابتدائے آفرینش سے بھی پیشتر جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ مسلسل جاری رہے گی۔ اپنے محبوب مکرم و محترم و محتشم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذکرِپاک کو اللہ عزّوجل نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خاطر بلند فرمادیا اور حضور خیرُ البشر صاحبِ معجزہ شق القمر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ پاک عزّوجل، کے ذکرِپاک کے ساتھ ساتھ سرورِ کائنات و فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ذکرِپاک ہے کہ جس سے بے قرار دلوں کو حقیقی تسکین و راحت نصیب ہوتی ہے۔ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذاکرین کو اللہ تعالیٰ عزّوجل اپنا دوست بنالیتے ہیں، رحمتِ ربی اُنہیں ہمہ وقت اپنے دامنِ پناہ میں لیے رہتی ہے۔

الحمدللہ علیٰ احسانہٖ کہ مجھ ہیچ مداں کو حضورِ پُرنور شافع یوم نشور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ، بزرگوں کی دعاوں کے طفیل یہ عظیم ترین سعادت نصیب ہوئی کہ بہ ہزار خلوص و عقیدت و عجز و نیاز و انکسار کے ساتھ امامُ الانبیا، دِلوں کی جِلا، شافعِ روزِ جزا، مجتبٰیؐ، مصطفٰیؐ، طٰہٰؐ، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بارگاہِ رحمت پناہ میں گلہائے محبت و عقیدت نذر کرسکوں۔

بہ فضلہٖ تعالیٰ میرا پہلا مجموعہ نعتِ نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم "تسکینِ قلب" کے نام سے مُنصّہ شہود پر آرہا ہے جس کے لیے میں جس قدر بھی اپنے اللہ عزّوجل کا شکر ادا کروں کم ہے۔

میں اپنے مخدوم و مرشد عالی مرتبت حضرت صاحبزادہ میاں سیّد محمد ضمیرالحق چشتی مدظلہ 'العالی کا انتہائی ممنون احسان ہوں کہ آپ مدظلہ 'العالی کی شفقتیں اور دعائیں زمانہ طالب علمی سے تاحال میرے شامل حال ہیں نعت گوئی کے حوالے سے بھی آپ مدظلہ 'العالی نے میری انتہائی حوصلہ افزائی فرمائی ۱۹۹۳ء سے تاحال ماہنامہ "السراج" فیصل آباد' میں

میرے نعتیہ کلام کی اشاعت فرما رہے ہیں۔ آپ مدظلہ' العالیٰ سے نسبت میرے لیے بلاشُبہ باعثِ عزّ و افتخار ہے۔

اِنتہائی قابلِ تکریم اُستاذ الاساتذہ اُستاذِ من حضرتِ راغب مُراد آبادی صاحب کا بھی اِنتہائی احسان مند ہوں آپ نعت گوئی کے حوالے سے میری رہنمائی فرما رہے ہیں۔ آپ ہی کی زیرِ سرپرستی "تسکینِ قلب" کی اشاعت کا سلسلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ آپ کی گراں قدر تجاویز اور دعائیں ہر لحہ میرے شاملِ حال ہیں اور بلاشُبہ میرے لیے یہ قابلِ فخریات ہے کہ آپ سے فیض یاب ہو رہا ہوں۔ میں آپ کا' قبلہ مخدوم و مرشد مدظلہ' العالیٰ' قبلہ والدِ محترم بُزرگوار و اَخی المکرُم جناب سیّد خالد پرویز صاحب کا اِنتہائی شکر گزار ہُوں میرا دل' دماغ اور روح سراپا سپاس ہے۔

اُستاذِ محترم جناب خالد آطہر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے عارضۂ قلب میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی میری رہنمائی فرمائی میں اُن کی صحتِ کاملہ کے لیے بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہُوں۔

گرامی قدر ماموں جناب سیّد مُحمّد افضل صابری بخاریؒ (مرحوم و مغفور) کا بھی ذکر ضروری سمجھتا ہوں انہوں نے نعت گوئی کے حوالے سے گاہے بگاہے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں اُن کے درجات کی بلندی کے لیے بارگاہِ خدائے لم یزل عزّوجل' میں دعا گو ہُوں۔

آخر میں مَیں اپنے تمام قابلِ صد احترام بزرگوں' اساتذہ کرام اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کسی نہ کسی طور پر میری حوصلہ افزائی فرمائی مَیں اُن سب کے لیے بارگاہِ ربّ العزت عزّوجل' میں بہ ہزار عجز و نیاز التجا کرتا ہُوں کہ اللہ پاک عزّوجل' حضور فخرِ موجودات' سرورِ کائنات' رحمتِ شش جہات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے رحمت فرمائیں دینی و دنیوی کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرمائیں اور روزِ محشر شافعِ محشر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ (آمین بحقِ سیّد المرسلین' خاتم النبین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مَیں قارئینِ کرام کے مفید مشوروں اور گراں ارز آرا کا منتظر رہوں گا۔

حمدِ باری تعالیٰ

"اللہ نے حیات کو آسان کردیا
عشقِ نبیؐ کو حاصلِ ایمان کردیا

کعبے کے ساتھ ساتھ مدینہ عطا کیا
کتنا عظیم ہم پہ یہ احسان کردیا

یہ بھی عطائے ربِّ رحیم و کریم ہے
انسان ہی کو عظمتِ انسان کردیا

بخشش کی ایک اور نئی راہ کھول دی
نعتِ نبیؐ کو زیست کا عنوان کردیا

اللہ کی رضا ہی نبیؐ کی رضا بنی
جاری مرے خدا نے یہ فرمان کردیا

مسعودؔ! ہوگیا جو خدا و رسولؐ کا
اس شخص کو زمانوں کا سلطان کردیا

مسعودؔ آؤ کرتے ہیں خیرالوریٰؐ کی بات
پیارے رسولِ پاکؐ کے جودوسخا کی بات

قلمی طغراہائے درود و سلام کی اشاعت کے لیئے جناب راجا رشید محمود، مُدیر ماہنامہ نعت لاہور کا ممنونِ احسان ہوں، مسعود چشتی۔

تسکینِ قلب، اسم نبیؐ کا کمال ہے
ذاتِ رسولؐ پیکرِ حُسن و جمال ہے

جو عظمتِ رسولؐ کا قائل نہیں ہوا
وہ شخص ساری عمر اسیرِ وبال ہے

وابستہ اُنؐ کی ذات سے جو ذات ہوگئی
اُس کو زوال دے سکے کس کی مجال ہے

اُنؐ کی ضیائے نُور سے آنکھیں ہوں سب کی ماند
نُور جمالِ حُسن بھی اُنؐ کا کمال ہے

کامل یقین ہے وہؐ مجھے بخشوائیں گے
اُمت کا اپنی میرے نبیؐ کو خیال ہے

ہوں دست بستہ روضۂ اطہر کے سامنے
عشقِ رسولِ پاکؐ کی روشن مثال ہے

مسعودؔ جس کے قلب میں عشقِ نبیؐ نہیں
اُس کے لیے تو موت ہے، جینا محال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

"اُٹھ فریدا سُتّیا جھاڑو دے مسیت"

(مخدوم و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعودؒ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی زمین میں یہ قطعہ نعت پاک کہنے کی سعادت نصیب ہوئی)

اگر بسائے پاک نبیؐ کی دل میں کوئی پریت
بن جائے پھر وہی یقیناً اپنے ربّ کا میت
تُو بھی پڑھ مسعودؔ نبیؐ پر ہر دم دل سے درود
خالق مالک اور ملائک کی بھی یہی ہے ریت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ جب اسمِ آں جنابؐ آئے
پھول مہکیں، بوئے گلاب آئے

نورِ خیر الوریٰؐ سے وقتِ سحر
بھیک لینے کو آفتاب آئے

یادِ سرکارؐ بس گئی دل میں
مجھ کو ہر لمحہ اُنؐ کے خواب آئے

مخزنِ علم ہے نہاں جس میں
لے کے آقاؐ وہی کتاب آئے

اُنؐ کا چہرہ حجابِ نور میں ہے
ورنہ جلووں کی کس کو تاب آئے

دل بھی جھک جائے سر کے ساتھ مرا
سامنے روضے کا جو باب آئے

روضۂ پاک پر پڑھوں میں درود
اجر حصے میں بے حساب آئے

وہؐ ہیں محبوبِ کبریا بے شک
انؐ کی اُمّت پہ کیوں عذاب آئے

نعتِ خیرالوریٰؐ پڑھوں مسعودؔ
میرے حصے میں یہ ثواب آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظر عجب ہے طیبہ کی فصلِ بہار کا
یہ عکس ہے بہشت کے نقش و نگار کا

ساری خطائیں بخش دیں چشمِ کرم بھی کی
ہے منفرد مزاج شہِ ذی وقارؐ کا

خورشید پھر پلٹ گیا ٹکڑے قمر ہوا
ادنیٰ سا معجزہ ہے مرے تاجدارؐ کا

یہ کہکشاں حضورؐ کے قدموں کی دھول ہے
کرتا ہے احترام فلک رہ گزار کا

جب سے دیارِ پاک کا منظر نظر میں ہے
محسوس ہو رہا ہے سماں ہے بہار کا

وہ غوث و قطب ہوں کہ ولی یا ہوں تاجور
کھاتے سبھی ہیں صدقہ اُسی شہریارؐ کا

جاروب کش ملائک و جن و بشر بھی ہیں
یہ احترام میرے نبیؐ کے مزار کا

لب پر رہیں دعائیں ہی دُشنام کے عوض
کتنا عظیم ظرف ہے اُس تاجدارؐ کا

اے بادِ نرم رو ذرا طیبہ کو جلد جا
جاکر سلام پیش کر اِس خاکسار کا

حق نے بلا کے عرش پہ مسند نشیں کیا
رُتبہ کیا بلند شہِ نادارؐ کا

دنیا میں کیوں نہ عزت و شہرت اسے ملے
مسعود ہے غلام شہِ تاجدارؐ کا

ﷺ

ﷺ

جائیے طیبہ نگر کو جائیے
اور وہاں جاکر نہ واپس آئیے

زندگی بے رنگ ہے بے کیف ہے
یا رُسول اللہ! کرم فرمائیے

یہ تمنا ہے دلِ پُردرد کی
انؐ کے در کی خاک ہی ہوجائے

میرے دل میں ہے یہی اک آرزو
آپؐ مجھ پر مہرباں ہوجائیے

جو کیا تھا حضرتِ حسانؓ پر
وہ کرم ناچیز پر فرمائیے

نے بھی دل تڑپے مدینے آسکیں ہم بار بار
کے لطف و کرم سے استطاعت چاہیے

دوسرے مسلم کا بازو بن سکے
کے لیے اب خوئے عظمت چاہیے

جہاں ہوں یا ربّ دل مگر طیبہ میں ہے
ذرّے سے بے حد عقیدت چاہیے

سے پائے ہر ولی نے مرتبے
بھی خادم مجھ کو شفقت چاہیے

اس جہانِ نگاہوں میں شبہیں آپؐ کی
رہیں عرفان و چشمِ باعث ایسی چاہت چاہیے

ہے اس در کا اک ادنیٰ غلام
لیے بانت ایسی شہرت چاہیے

اطہر پہ اے مسعودؔ میں
عشقِ نبوتؐ چاہیے

آسمانوں سے زمینوں سے سُنا ہم
آپؐ کی اُمت کو آقاؐ اوج و رفعت

اے خدائے پاک، اے پروردگار، انس ہا
مجھ کو اب کوئے نبیؐ میں بس شہادت

آپؐ کے در تک رسائی ہو چکی
ان کے صدقے میں ہمیں بھی یہ

اے دوائے کُلؐ عطائے کُلؐ
اے جہانِ بے ادب سے مجھ

دل منور ہی
آپؐ کی خیرالبشرؐ

نغمۂ توحید سے نالاں
ضربِ کاری کے

جاہدوا کا غلغلہ پیدا
جسمِ بے مایہ کو کٹ

ہو کے اک دن رو بروئے مصطفیؐ
عظمتیں اپنی بڑھا

آپؐ کے مسعودؔ کی خوا
روضۂ اطہر پہ اب

ﷺ

قطعہ

شبستانِ جہاں کو آپؐ ہی نے روشنی بخشی
مرے سرکارؐ نے مسعودؔ ہم کو آگہی بخشی
سکھایا آپؐ نے ہی مجھ کو مِدحت کا سلیقہ بھی
شعورِ فن کو میرے آپؐ نے ہی زندگی بخشی

ﷺ

ہو کے اک دن رو بروئے مصطفیٰؐ
عظمتیں اپنی بڑھاتے جایئے

آپؐ کے مسعودؔ کی خواہش ہے یہ
روضۂ اطہر پہ اب بلوایئے

ﷺ

قطعہ

شبستانِ جہاں کو آپؐ ہی نے روشنی بخشی
مرے سرکارؐ نے مسعودؔ ہم کو آگہی بخشی
سکھایا آپؐ نے ہی مجھ کو مِدحت کا سلیقہ بھی
شعورِ فن کو میرے آپؐ نے ہی زندگی بخشی

ﷺ

ﷺ

ضَوفشاں ہر لمحہ دل میں شمعِ اُلفت چاہیے
یا شفیع المذنبینؐ چاہت ہی چاہت چاہیے

ظُلمتِ شب میں اک ایسی آج نوبت چاہیے
ہر وَلی موجود ہو اور ذکرِ وحدت چاہیے

آپؐ تو حاضر ہیں ہر سُو، ہر جگہ موجود ہیں
دل مرا زندہ رہے اور اس میں چاہت چاہیے

آپؐ کے در کی گدائی میں بسر ہو زندگی
آپؐ کی یا رحمتِ عالمؐ عنایت چاہیے

یا رسُول اللہؐ! دل ڈرتا ہے روزِ حشر سے
روزِ محشر آپؐ کی ہم کو شفاعت چاہیے

آسمانوں سے زمینوں سے سُنا ہم نے درود
آپؐ کی اُمّت کو آقاؐ اوج و رفعت چاہیے

اے خدائے پاک، اے پروردگارِ انس و جاں
مجھ کو اب کوئے نبیؐ میں بس شہادت چاہیے

آپؐ کے در تک رسائی ہو چکی جن کی حضورؐ
اُن کے صدقے میں ہمیں بھی یہ سعادت چاہیے

اے دوائے کلؐ، عطائے کلؐ، نگاہِ اولیںؐ
اس جہانِ بے ادب سے مجھ کو نفرت چاہیے

دل مُنوّر ہی رہیں عرفان و ایماں سے مُدام
آپؐ کی خیرالبشرؐ چشمِ عنایت چاہیے

نغمۂ توحید سے نالاں ہے یا ربّ سب جہاں
ضربِ کاری کے لیے بازو میں قوت چاہیے

جاھدوا کا غلغلہ پیدا ہو یا ربّ پھر یہاں
جسمِ بے مایہ کو کٹ مرنے کی لذت چاہیے

جب بھی دل تڑپے مدینے آسکیں ہم بار بار
آپؐ کے لطف و کرم سے استطاعت چاہیے

ہر مسلماں دوسرے مسلم کا بازو بن سکے
اہل ایماں کے لیے اب خُوئے عظمت چاہیے

مَیں کراچی میں ہُوں یا ربّ دل مگر طیبہ میں ہے
جس کے ذرّے ذرّے سے بے حد عقیدت چاہیے

آپؐ کی شفقت سے پائے ہر ولی نے مرتبے
آپؐ کا ہُوں مَیں بھی خادم مجھ کو شفقت چاہیے

جان ہو لب پر نگاہوں میں شبیہ آپؐ کی
ایسا لمحہ ایسی ساعت ایسی چاہت چاہیئے

ہر کوئی مجھ کو کہے اس در کا اک ادنیٰ غلام
ایسی عظمت ایسی دولت ایسی شہرت چاہیے

جان دے دوں روضۂ اطہر پہ اے مسعود مَیں
اِس قدر دل میں مرے عشقِ نبوتؐ چاہیے

دل میں ہو اُلفت نبیؐ کی اور زباں پر ہو درود
اُن کے عشقِ پاک کی مسعود دولت چاہیئے

ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ﷺ

اک نام ہے جو باعثِ تسکینِ جان ہے
ہر انس و جان ذکر میں رطبُ اللّسان ہے

واللہ انؐ کی شانِ علیٰ دیکھیے ذرا
ربِ جہان ، خالقِ کل میزبان ہے

بزمِ جہاں میں زندگی شاداب آپؐ سے
نسبت سے آپؐ ہی کی بشر شادمان ہے

محبوبِ حق حضورؐ ہیں ختمُ الرسل بھی آپؐ
توصیف کا حضور کی شاہد قرآن ہے

بھیجو درود صاحبِ ایماں حضورؐ پر
باعث نجات کا یہی اے انس و جان ہے

عشقِ رسولِ پاکؐ ہے بخشش کی اک سند
اُلفت مرے حضورؐ کی جنّت نشان ہے

دربارِ مصطفیٰؐ کی غلامی نصیب ہو
مسعودؔ آرزو یہی اب میری جان ہے

ﷺ

قطعہ

ضَو فگن ہے فضا مدینے کی
ہے مُعطر ہوا مدینے کی

مَیں بھی مسعودؔ دیکھ پاؤں گا
اک نہ اک دن ضیا مدینے کی

ﷺ

ﷺ

جو نعتِ محمدؐ سے دل کو سنوارا
ملا مشکلوں میں بھی ہم کو سہارا

خبر ہوگئی ہے اُنہیںؐ میرے دل کی
جو حالت میں غم کی ہے اُنؐ کو پکارا

وہ دُنیا کے احسان کیوں کر اُٹھائے
ہُوا جس کا شہرِ نبیؐ میں گزارا

تصور میں ہے اُنؐ کے روضے کا منظر
الٰہی نظر میں رہے یہ نظارا

جو ذکرِ نبیؐ کو وظیفہ بنالو
نہ ہوگا کبھی بھی کہیں بھی خسارا

ہُوا چاند دونیم اک آن ہی میں
یہی تھا رُسولِ خدا ﷺ کا اشارا

جہنم میں جائے ثنا خوانِ آقا ﷺ
کبھی بھی نہ ہوگا یہ حق کو گوارا

مری نعت سن کر یہ کہتے ہیں سب ہی
تخیل ہے مسعودؔ کا کتنا پیارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کو ملیں ہیں راحتیں راضی خدا ہُوا
جو شخص بھی حضورؐ پہ دل سے فدا ہُوا

مسعودؔ دل ہے مرکزِ عرفاں بنا ہُوا
جھومر ہے لاالہ کا سر پر سجا ہُوا

محبوب حق حضورؐ ہوئے بالیقیں ہوئے
سب انبیاؑ سے آپؐ کا رُتبہ سوا ہُوا

وہ عشق و آگہی کا سمندر ہے سامنے
ہے اُنؐ کے عشقِ پاک میں دل ڈوبتا ہُوا

میں کیوں جھکوں گا قوتِ باطل کے سامنے
سر ہے مرا جو آپؐ کے در پر جھکا ہُوا

بیچارگی میں آپؐ کو جب بھی کیا ہے یاد
مجبور دل کو میرے بڑا حوصلا ہُوا

مجھ کو مٹا سکے گی کہاں گردشِ جہاں
نامِ نبیٔ پاکؐ پہ مَیں ہُوں مٹا ہُوا

جب سے ہے روضہ آپؐ کا آنکھوں کے سامنے
"دل مانگتا ہے روئے مُبارک کھلا ہُوا"

پہنچی مدینے میری صدا دوشِ باد پر
پورا حضورؐ آج مرا مدعا ہُوا

وہ دل ہے بالیقیں خدا کا مکان ہی
جو دل ہے اُنؐ کی یاد سے ہر دم سجا ہُوا

تاریکیوں کا دور ہی مٹتا چلا گیا
جلوہ فگن جو نُورِ شہِ انبیاؐ ہُوا

پھر تو زمانے بھر میں ابھرتا چلا گیا
جب سے غلامِ سیّدِ بدرُالدجیٰؐ ہُوا

اصنام کفروشرک کے، سب گر گئے معاً
حُسنِ شہِ تمامؐ جو جلوہ نما ہُوا

جس نے حیات بخشی ہے دینِ متین کو
میدانِ کربلا میں وہی معرکا ہُوا

دُنیا و دیں میں اُس کا ٹھکانا کہیں نہیں
جو شخص بھی حضورؐ کے در سے جدا ہُوا

مسؔعود ناز کیوں نہ کروں اِس شرف پہ مَیں
دل میں مکیں، جلوۂ خیرالوریٰؐ ہُوا

مسؔعود کیسے بات سنے گا کسی کی وہ
تلقینِ حق سے مرتبہ جس کا سِوا ہُوا

علمِ نبیؐ سے حصہ ملا جس قدر مجھے
مسعودؔ وہ ہے فیضِ نبیؐ ہی عطا ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

رکھتے ہیں رابطہ درِ خیر الوریٰؐ سے ہم
لکھتے ہیں نعت آپؐ ہی کی تو عطا سے ہم

ہم کو ستا سکے گی نہ اب گردشِ زماں
وابستہ ہوگئے ہیں درِ مصطفیٰؐ سے ہم

وقتِ آخیر ذکرِ نبیؐ ہو زبان پر
مسعودؔ عرض کرتے یہی ہیں خدا سے ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا مرے سرکارؐ آپؐ ہیں
سب بے کسوں کے سیّدی غم خوار آپؐ ہیں

کیوں کر ڈبو سکے گا سفینہ بھنور مرا
میرے حضورؐ میرے مددگار آپؐ ہیں

انسان و جن و حور و ملائک، تمام ہی
کھاتے ہیں جن کا صدقہ وہ سرکارؐ آپؐ ہیں

کون و مکاں کی آپؐ کو شاہی عطا ہوئی
کون و مکاں کے سرور و سردار آپؐ ہیں

جن کی مثال کون و مکاں میں کہیں نہیں
میرے حضور احمدِ مختارؐ آپؐ ہیں

روزِ جزا کا خوف ہو اُمت کو کیوں بھلا
شافعِ بہ فضلہٖ شہِ ابرارؐ آپؐ ہیں

اس کو مٹا سکے گی نہ پھر گردشِ جہاں
مسعودؔ چشتی کے جو طرف دار آپؐ ہیں

ﷺ

قطعہ

وہ حُسنِ دلنشین کہ شیدا جہاں تمام
مصروف اُنؐ کے وصف میں کروبیاں تمام
مسعودؔ اُنؐ کے اسمِ گرامی کا فیض ہے
آیا جو لب پہ ہو گئے آہ و فغاں تمام

ﷺ

ﷺ

شہِ خیرالوریٰؐ کے جیسے ہی دربار میں آئے
ہُوا محسوس ہم تو مطلعِ انوار میں آئے

مریضِ ہجر کی چارہ گری ممکن نہیں ایسے
شفا پائے گا وہ جو آپؐ کی سرکار میں آئے

وظیفہ اسمِ احمدؐ ہی کا لازم ہے عقیدت سے
کوئی مشکل اگر تجھ کو رہِ پُرخار میں آئے

گوارا کب جدائی تھی اُنہیںؓ آقاؐ سے پل کی بھی
کہ یارِ غارؓ اُنؐ کے ساتھ ہی تو غار میں آئے

مرے مجبور دل میں یاد آئی ہے نبیؐ کی یوں
کہ جیسے فصلِ گل اُجڑے ہوئے گلزار میں آئے

ملے مسعودؔ چشتی کو بھی گھر ارضِ مقدس میں
یہی خواہش نہ کیوں پیہم دلِ بیدار میں آئے

مری مسعودؔ گزرے زیست اُنؐ کے عشق میں ساری
مزہ جب ہے کہ مجھ کو موت اُنؐ کے پیار میں آئے

ﷺ

قطعہ

جو اُنؐ کی یاد سے دل ضوفشاں ہے
اُسی پر رازِ وحدت بھی عیاں ہے

مرے سرکارؐ کا مسعودؔ روضہ
سبھی کے واسطے دارالاماں ہے

ﷺ

ﷺ

عشقِ نبیؐ سے ذاتِ بشر معتبر ہوئی
پیارے رسولِ پاکؐ کی ہم پر نظر ہوئی

دل کش ہوئی حیات جب اُنؐ کی نظر ہوئی
اُنؐ کے طفیل رونقِ شمس و قمر ہوئی

وہ کہکشاں بنی ہے زمانے کے واسطے
جو بھی رہِ حضورؐ کی گردِ سفر ہوئی

اب تو مری نگاہ میں جچتا نہیں کوئی
مجھ کو نصیب الفتِ خیر البشرؐ ہوئی

فرقت میں اُنؐ کی دل جو مچلتا تھا روز و شب
وہ آئے تو تسلیٔ قلب و جگر ہوئی

وہ وقتِ نزع آئے تو دل کو ملا سکوں
میرے حضورِ پاکؐ کو میری خبر ہوئی

شہرِ نبیؐ کی رونقِ دائم ہو کیا بیاں
حیران اس کو دیکھ کے چشمِ بشر ہوئی

اُجڑے ہوئے دیار بسے ہیں جہان کے
ختمُ الرسلؐ کی بارشِ رحمت جدھر ہوئی

اُس کی مثال سارے زمانے میں پھر کہاں
مَس روضۂ نبیؐ سے جو بادِ سحر ہوئی

مسعودؔ نعت پیش کروں گا حضورؐ کو
روضے پہ حاضری کبھی میری اگر ہوئی

مسعودؔ تھی وہ رات ہی معراجِ زندگی
جو رات بھی بسر میرے آقاؐ کے گھر ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن کے سب انبیاءؑ کے امام آگئے
شاہِ دیںؐ رشکِ ماہِ تمام آگئے

وہ نوازے گئے حُسنِ کردار سے
در پہ آقاؐ کے جو تشنہ کام آگئے

ظُلمتوں کے جو بادل تھے چھٹنے لگے
لے کے خیرُالبشرؐ وہ نظام آگئے

اُنؐ کے در پر نہیں کوئی تفریق بھی
بھیک لینے کو سب خاص و عام آگئے

کوئی خدشہ بھی اب میرے دل میں نہیں
بن کے حامی جو خیرُالانامؐ آگئے

بادشاہوں سے بڑھ کر ملے مرتبے
در پہ آقا کے جو بھی غلام آگئے

لب پہ مسعودؔ اسمِ حضورؐ آگیا
ہر طرف سے درود و سلام آگئے

ﷺ

قطعہ

روضہ ہے رشکِ خلدِ بریں آں جنابؐ کا
ثانی نہیں ہے کوئی رسالت مآبؐ کا

مسعودؔ پر حبیبِؐ خدا کی نگاہ ہے
کیوں اِس کے دل میں خوف ہو روزِ حساب کا

ﷺ

ﷺ

سرمایۂ حیات ہے اُلفت رسولؐ کی
خوشنودئ خدا ہے اطاعت رسولؐ کی

سب مقتدی بنے ہیں رسولِ کریمؐ کے
سب انبیاءؑ نے مانی امامت رسولؐ کی

کملی میں اپنی ہم کو چھپالیں گے وہؐ ضرور
ہوگی نصیب ہم کو شفاعت رسولؐ کی

میرے حضورؐ رحمتِ کون و مکاں بھی ہیں
سب کو معاف کرنا ہے عادت رسولؐ کی

خود ہے خدائے پاک بھی مدّاح آپؐ کا
قرآن میں بیاں ہوئی عظمت رسولؐ کی

منسوب ہے یہ ذاتِ رسولِ کریمؐ سے
افضل سب امتوں سے ہے امتِ رسولؐ کی

دل میں تڑپ ہے شہرِ مدینہ میں گھر بنے
اپنے بھی ہو نصیب میں قربت رسولؐ کی

لکھے ہیں میں نے شعر جو مدحِ رسولؐ میں
یہ سب ہے مجھ گدا پہ عنایت رسولؐ کی

نام اُس کا کیوں مٹے گا جہانِ خراب سے
جو بھی کرے گا دل سے اطاعت رسولؐ کی

اُنؐ کے سوا نہ دل میں سمائے کوئی مرے
اللہ نے دل میں ڈال دی الفت رسولؐ کی

وقتِ آخیر ذکرِ نبیؐ ہو زبان پر
یا ربّ ہمیں عطا ہو محبت رسولؐ کی

مقصودِ کائنات بھی ختمُ الرسل بھی آپؐ
مسعودؔ آخری ہے نبوّت رسولؐ کی

ﷺ

قطعہ

باعثِ عرفان ہے نعتِ نبیؐ
سُنّتِ حسانؓ ہے نعتِ نبیؐ

خالقِ کونین کا انسان پر
سر بہ سر احسان ہے نعتِ نبیؐ

کُشتگانِ الفتِ سرکارؐ کی
سچ جو پوچھو جان ہے نعتِ نبیؐ

رفعتیں بخشی گئیں انسان کو
رفعتِ انسان ہے نعتِ نبیؐ

کوئی کچھ کہتا رہے مسعودؔ اب
اپنا تو ایمان ہے نعتِ نبیؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ذاتِ رسولِ انامؐ اللہ اللہ
نبوت ہے جن پر تمام اللہ اللہ

تڑپتا ہے یادِ مدینہ میں یہ دل
ملے حاضری کا پیام اللہ اللہ

رہے اُنؐ کی اُلفت مرے دل میں دائم
یونہی عمر گزرے تمام اللہ اللہ

ہے دل میں یہ خواہش کہ طیبہ نگر میں
ہمیشہ ہو اپنا مقام اللہ اللہ

درود و سلام اُنؐ پہ بھیجوں میں ہر دم
سنور جائیں بگڑے بھی کام اللہ اللہ

طلب سے بھی اس کو دیا کچھ سوا ہی
جو آیا کبھی تشنہ کام اللہ اللہ

وہیؐ اولیں ہیں وہیؐ آخریں ہیں
وہیؐ انبیاؑ کے امام اللہ اللہ

خدا بھی ہے مشغول مدحت میں اُنؐ کی
یہ شانِ رسولِ انامؐ اللہ اللہ

سکھائے ہیں انساں کو آدابِ ہستی
ہے دل کش ہر اُنؐ کا پیام اللہ اللہ

وہؐ اسریٰ کی شب عرشِ اعظم پہ پہنچے
یہ خیرُ البشرؐ کا مقام اللہ اللہ

جو گردن کٹے میری پروا نہیں کچھ
فدا ہوں، رسولِ انامؐ اللہ اللہ

وہ سلطاں بنے ہیں زمان و مکاں میں
درِ مصطفیٰؐ کے غلام اللہ اللہ

یہ مسعودؔ چشتی عطا ہے انہیؐ کی
ملا اُنؐ کی اُلفت کا جام اللہ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

رشکِ جناں بنا ہے مدینہ حضورؐ کا
رحمت فشاں بنا ہے مدینہ حضورؐ کا
مسعودؔ ضوفگن ہی رہے گا یہ تاابد
جائے اماں بنا ہے مدینہ حضور کا

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

اُسؐ مہرِ نبوتؐ کی تنویر کا کیا کہنا
اُنؐ کی شبِ اسریٰ کی توقیر کا کیا کہنا

اُنؐ کے لبِ شیریں تو سرچشمۂ رحمت ہیں
اُنؐ کے لبِ شیریں کی تاثیر کا کیا کہنا

جسؐ حُسنِ مجسّم کا ہے خالقِ کل شیدا
اُسؐ حُسنِ مکمل کی تصویر کا کیا کہنا

ہو خواب ہی میں مجھ کو دیدارِ نبیؐ اک دن
تعبیر ہو گر حاصل، تعبیر کا کیا کہنا

بے مثل ہے ہر آیت، تسلیم کیا سب نے
قرآنِ مقدس کی تحریر کا کیا کہنا

انساں کو سکھایا ہے وحدت کا سبق جسؐ نے
اُسؐ شافعِ محشرؐ کی تقریر کا کیا کہنا

جسؐ کے لبِ حق گو کے الفاظ صداقت ہیں
اُسؐ کے لبِ حق گو کی توقیر کا کیا کہنا

جو شام و سحر حاضر دربارِ نبیؐ میں ہیں
مسعود گداؤں کی تقدیر کا کیا کہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری دُنیا میں ہے روشنی آپؐ کی
مشعلِ زیست ہے آگہی آپؐ کی

آپؐ محبوبِ حق آپؐ ختمُ الرسلؐ
سارے نبیوںؑ سے عظمت بڑی آپؐ کی

بے عمل، بے ہنر، کیا سے کیا ہوگئے
ہے سہارا فقط ذات ہی آپؐ کی

اُس کی ٹھوکر میں ہے تاج و تختِ جہاں
جس کو آقاؐ گدائی ملی آپؐ کی

بن گئے ہیں وہی پھر امامِ زماں
مل گئی ہے جنہیں رہبری آپؐ کی

دونوں عالم بنے آپؐ ہی کے لیے
بزمِ کونین میں سروری آپؐ کی

رحمتِ حق ہوئی اس پہ سایہ فگن
نعت مسعودؔ نے جو کہی آپؐ کی

ﷺ

قطعہ

حریمِ قلب میں سرکارؐ میرے رہتے ہیں
بسے نگاہوں میں انوار میرے رہتے ہیں
چلو مدینے کو مسعودؔ تم بھی شوق کے ساتھ
وہاں تو سیدِ ابرارؐ میرے رہتے ہیں

ﷺ

ﷺ

عشقِ رسولِ پاکؐ نے ذی شاں بنا دیا
خالق کی بندگی کا سلیقہ سکھا دیا

سر پر اُسی کے تاجِ حیاتِ دوام ہے
جس نے خدا کی راہ میں خود کو مٹا دیا

زنجیریں کاٹ دیں ہیں غلامی کی آپؐ نے
پستی سے اہلِ عجز کو اَرفع بنا دیا

خود آپؐ نے سکھایا خدائی کا راز بھی
کیوں بندگی کا راز بھی سب نے بھلا دیا

ذلت میں زندگی تھی مگر آئے یاد آپؐ
اے رحمتِ تمامؐ مرا دل بڑھا دیا

میں روسیہ کیسے دکھاؤں یہ آپؐ کو
گردِ سفر میں شرم سے چہرہ چھپا دیا

فخرِ جہاں بنے ہیں گدائے رسولؐ ہی
جو آپؐ کا ہوا اُسے سلطاں بنا دیا

تہذیبِ مغربی سے ہے بیزار دل مرا
بطحا کی خاک نے مجھے رستہ دکھا دیا

میں ایک ذرّہ زیست کا بیکار سا حقیر
مجھ کو فقیر آپؐ کے در کا بنا دیا

ذکرِ رسولِ پاکؐ میں ہوں محو روز و شب
غم اُنؐ کا دل میں رکھ لیا سب کچھ بھلا دیا

مسعودؔ آج یاد ہے اُنؐ کی بسی ہوئی
دل نے سوئے مدینہ ہی مجھ کو جھکا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"چاند ٹکڑے ہوا معجزا آپؐ کا"
کہکشائیں بنیں راستا آپؐ کا

انبیاؑ نے گواہی رسالت کی دی
کنکروں نے بھی کلمہ پڑھا آپؐ کا

جنتوں کی حقیقت لیے بالیقیں
ہے ہمارے لیے نقشِ پا آپؐ کا

نامِ شبیرؓ و شبرؓ پہ مل جائے کچھ
آپؐ محبوبِ حق ہیں خدا آپؐ کا

پائی نبیوںؑ نے راہِ نجات آپؐ سے
فیض جاری رہے گا سدا آپؐ کا

آپؐ امین اور صادق ہیں سب نے کہا
ساری دنیا نے کلمہ پڑھا آپؐ کا

بڑھ کے عالم کی ہر چیز سے ہے وہی
جس نے اسمِ گرامی لیا آپؐ کا

وہ سیہ کار بھی سُرخرو ہوگیا
جام وحدت کا جس نے پیا آپؐ کا

سارے نبیوںؑ کے آقا! امام آپؐ ہیں
سارے نبیوںؑ سے رُتبہ سوا آپؐ کا

شاہِ بطحاؐ اسے در پہ بُلوایئے
ہے یہ مسعود چشتی گدا آپؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمدِ خیرُالبشرؐ ہے ہر طرف تنویر ہے
نعرۂ صلِّ علیٰ کی چار سو تاثیر ہے

آپؐ کا رُوئے مُبارک آپؐ کا حُسن و جمال
نُورِ ذاتِ کبریا کی ہُو بہو تصویر ہے

آپؐ کے فیضِ عُلیٰ کا معجزہ ہے جانیئے
ہر طرف کون و مکاں میں گونجتی تکبیر ہے

میں کہ اک نادار و مفلس میں کہ دیوانہ بنا
میری خواہش میرا ارماں دید کی تنویر ہے

سوچتا تھا خواب میں نعتِ نبیؐ کیسے لکھوں
آپؐ ہی کے فیض سے حاصل مجھے تعبیر ہے

آپؐ کی تعلیم کو اُمت ہے سب بھولی ہوئی
اُمتی بے کیف ہیں اُمت کی اب تحقیر ہے

شکرِ ایزد مدحتِ سرکارؐ پر مامور ہوں
اب یہی اک راستا میرا خطِ تقدیر ہے

مدحتِ سرکارؐ کی ہیں بارشیں صبح و مسا
اسمِ ختمی مرتبتؐ دل پر مرے تحریر ہے

سیّد الکونینؐ اک چشمِ کرم مسعود پر
فرقتِ طیبہ میں آقاؐ یہ بہت دل گیر ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

مسعود آؤ کرتے ہیں خیرالوریٰؐ کی بات
پیارے رسولِ پاکؐ کے جود و سخا کی بات

ہے اتباعِ ربّ ہی محمدؐ کا اتباع
جو بات ہے حضورؐ کی وہ ہے خدا کی بات

محبوبِ ربّ کون و مکاں ختمی مرتبتؐ
کیسے بیان ہوسکے بدرالدجیٰؐ کی بات

دنیا و دیں میں پھر نہ کہیں اُس کو جا ملی
جس نے ذرا بھی کی ہے نبیؐ سے جفا کی بات

نعتِ رسولِ پاکؐ کا دل پر نزول ہے
کیا پوچھتے ہو تم مرے بختِ رسا کی بات

عالی بہت ہیں اُنؐ کے غلاموں کے مرتبے
بے مثل و بے نظیر ہے ادنیٰ گدا کی بات

اُنؐ کے درِ سخا سے زمانہ ہے مستفید
کرتے سبھی ہیں میرے نبیؐ کی عطا کی بات

مسعودؔ جس کو نسبتِ پائے رسولؐ ہے
رُتبے میں ہے سوا اسی خاکِ شفا کی بات

سرکارؐ اپنی اُمتِ عاصی کے واسطے
مسعودؔ روزِ حشر کریں گے جزا کی بات

ﷺ

ﷺ

ذاتِ خیرُالبشرؐ رحمتِ ہر جہاں
میرے سرکارؐ جیسا ہے کوئی کہاں

مل گیا اُنؐ کے قدموں کا جن کو نشاں
مل گئیں منزلیں، بڑھ گیا کارواں

بابِ اطہر کی عظمت کروں کیا بیاں
سب نے مسعودؔ پائی وہیں تو اماں

عظمتِ مصطفیٰؐ کا کروں کیا بیاں
ہے ثنا خوانؐ اُنہیںؐ کا تو سارا جہاں

اُس درِ پاک کا جو بھکاری بنا
بن گیا پھر وہی تو رئیسُ الزماں

شہرِ طیبہ میں دیکھی ہے یُوں روشنی
ہر طرف نُور ہے ہر طرف کہکشاں

جب بھی اسمِ نبیؐ کا وظیفہ کیا
پُھوٹی صبحِ بہاراں، ٹلی ہے خزاں

ذکرِ ختمُ الرسلؐ جس نے دل سے کیا
اُس کے نزدیک آئی نہ فکرِ جہاں

عشقِ احمدؐ سے جو بھی مُشرف ہُوا
ہوگیا محرمِ رازِ کون و مکاں

اُنؐ کی اُمّت میں پیدا کیا جو ہمیں
ہے یہ شکرِ خدائے زمین و زماں

منفرد ہے جہاں میں مقامِ نبیؐ
اس کا ہم سر کہاں اس کا ثانی کہاں

جو غلامِ شہِ ہر دو عالمؐ ہُوا
کب ہوئی اُس کو پھر کوئی فکرِ جہاں

عشقِ سرکارؐ کا ہے تقاضا یہی
اُنؐ کی تقلید کرتے رہیں قلب و جاں

جس کو طیبہ کی آب و ہوا مل گئی
مل گیے اُس کو مسعود کون و مکاں

جن کو مسعود نسبت ملی آپؐ کی
اُن کی قسمت پہ نازاں ہیں کون و مکاں

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ خیرالوریٰؐ سناتے ہیں
قلب و جاں میں دیے جلاتے ہیں

مجھ سے اے کاش کہہ دے آکے کوئی
شاہِ بطحاؐ تجھے بلاتے ہیں

پھر کہیں بھی نہیں قرار انہیں
چھوڑ کر جو مدینہ آتے ہیں

مر کے جیتے ہیں سب نے دیکھا ہے
جو دیارِ نبیؐ کو جاتے ہیں

عشقِ سرکارؐ سے دلوں کے چراغ
مثلِ خورشید جگمگاتے ہیں

جب کبھی بھی پکارا مشکل میں
ہم تو اُنؐ کو قریب پاتے ہیں

خالقِ دو جہاں کی وحدت کا
راز آقاؐ ہمیں بتاتے ہیں

شہرِ بطحا کی خاک کے ذرّے
مثلِ خورشید جگمگاتے ہیں

معجزہ ہے کہ سنگ ریزوں کو
کلمہ شاہِ دیںؐ پڑھاتے ہیں

اللہ اللہ فکرِ اُمّت میں
آنسو آقاؐ بہت بہاتے ہیں

رحمتِ دوجہاںؐ کا ہے یہ شعار
اُجڑے شہروں کو وہؐ بساتے ہیں

علم و عرفان و آگہی کے چراغ
شاہِ کون و مکاںؐ جلاتے ہیں

جن کا پرسانِ حال کوئی نہ ہو
آپؐ اُن کو گلے لگاتے ہیں

فیضِ سرکارؐ ہی سے اے مسعود
مہ و خورشید جگمگاتے ہیں

اُنؐ کے حسیںؐ روضے کا دیدار ہوگیا
اِس سر خوشی سے خوب میں سرشار ہوگیا

جب سے حضورؐ آپؐ کی اُلفت مجھے ملی
ہر گوشہ میری زیست کا گلزار ہوگیا

دل نے جو مانگا آپؐ کے در ہی سے سب ملا
سارا زمانہ خود ہی مددگار ہوگیا

اُنؐ کا کرم ہے مجھ پہ یہ رحمت اُنہیؐ کی ہے
مجھ جیسا بے نوا بھی تو زردار ہوگیا

پائی درِ حبیبؐ سے میں نے جو مُشتِ خاک
ہر ایک ذرّہ اس کا گہربار ہوگیا

جس نے بھی بغض رکھا رُسولِ کریمؐ سے
رُسوا ہُوا جہاں میں گنہگار ہوگیا

نعتِ حبیبِ احمدِؐ مُرسل کے فیض سے
مسعودؔ دل بھی مطلعٔ انوار ہوگیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

دلِ غم زدہ کو مسرت عطا کی
غلاموں کو آقاؐ نے عزت عطا کی
بنایا ہے مسعودؔ کو نعت گو جو
اِسے آپؐ نے اپنی اُلفت عطا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گذارہ جس کا ٹکڑوں پر شہِ ذیشانؐ ہوجائے
جو سچ پوچھو حقیقت میں وہی سلطان ہوجائے

عطا کردیں وہ اذنِ حاضری جس کو جہاں چاہیں
جسے وہؐ چاہیں بس انؐ کا وہی مہمان ہوجائے

تصدق نُطقِ احمدؐ پر کروں میں جان و دل اپنے
جو انؐ کے مُنہ سے نکلے بات وہ قرآن ہوجائے

خدا شاہد اُسے مل جائے پھر کونین کی دولت
بقیدِ ہوش انؐ پر گر کوئی قربان ہوجائے

رُخِ انور سے اپنے پردۂ انوار سرکا دیں
مرے سرکارؐ مجھ پر یہ بڑا احسان ہوجائے

نہیں درکار سیم و زر، نہ عزوجاہ کا ارماں
مہیا حشر کے دن کا ہمیں سامان ہوجائے

مدینے میں پہنچ جاؤں تو پھر واپس نہ آؤں گا
غمِ دنیا، غمِ دوراں وہیں آسان ہوجائے

مرے آقا رہے مسعودؔ پر چشمِ کرم یوں ہی
تصدق آپؐ پر دیوان کا دیوان ہوجائے

ﷺ

ﷺ

سوئے بطحا جو محبت سے طلب گار چلے
اُن کو دامن میں لیے رحمتِ سرکارؐ چلے

دل کھنچے جاتے ہیں کونین کے اُنؐ کی جانب
شہرِ سرکارؐ سے الفت کی ہے مہکار چلے

روزِ محشر جو پکارا ہے گنہگاروں نے
اُن کو دوزخ سے بچانے مرے سرکارؐ چلے

یہ شرف اور کسی کے لیے مختص ہی نہ تھا
جانبِ عرشِ علیٰ سیّدِ ابرارؐ چلے

کچھ سجھائی نہ دیا اہلِ ستم کو اُس دم
شبِ ہجرت جو مرے سرور و سرکارؐ چلے

اُس کے لب پر دمِ آخر ہو مگر آپؐ کا نام
دارِفانی سے جو مسعودؔ گنہگار چلے

ﷺ

قطعہ

مِدحت کے پھول پیش ہوں خیرالانامؐ کو
مولیٰ! نکھار دے مرے حُسنِ کلام کو

اللہ نے بھی ساتھ لکھا اپنے نام کے
خیرالوریٰؐ حضورؐ کے پیارے سے نام کو

مسعودؔ ملتی جائیں گئیں پھر عظمتیں اُسے
رکھے گا یاد جو بھی نبیؐ کے پیام کو

ﷺ

ﷺ

غمِ اُمت میں آنسو بہاتے ہیں وہؐ
قہر سے عاصیوں کو بچاتے ہیں وہؐ

ہے اُنہیؐ کا کرم ہے اُنہیؐ کی عطا
نعت کا جو سلیقہ سکھاتے ہیں وہؐ

جن کو دُنیا میں کوئی نہ اپنا کہے
اُن کو کملی میں اپنی چھپاتے ہیں وہؐ

عالمِ جہل میں ظلمتِ دہر میں
علم و دانش کی شمعیں جلاتے ہیں وہؐ

حاضری کے لیے جو تڑپتے ہیں دل
بابِ اقدس پہ اُن کو بُلاتے ہیں وہؐ

دل جو آبادِ یادِ مدینہ سے ہوں
مثلِ لعل و گہر جگمگاتے ہیں وہ

اُس درِ پاک کی چاکری جو کریں
ہو کے دُنیا سے رخصت ہی جاتے ہیں وہ

راز کون و مکاں کے ہیں اُنؐ پر عیاں
میرے آقاؐ سبھی کو بتاتے ہیں وہ

بادشاہِ زمانہ وہی بن گیے
جن کو بھی اپنا منگتا بناتے ہیں وہؐ

ذرّہ ہائے کفِ نقشِ پائے نبیؐ
مثلِ شمس و قمر جگمگاتے ہیں وہ

مَیں نے مسعودؔ جب بھی پکارا اُنہیںؐ
میری مشکل کشائی کو آتے ہیں وہؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارؐ کا منگتا درِ اقدس پہ کھڑا ہے
اور گنبدِ خضریٰ کی طرف دیکھ رہا ہے

لوگوں نے بچھادیں مری راہوں میں نگاہیں
جیسے ہی حضورؐ آپؐ کا بس نام لیا ہے

سرکارؐ بُلا لیجیے بس اب تو مدینے
خواہش ہے یہی میری فقط اتنی دعا ہے

ہے سجدہ گہہِ عشق کی معراج وہیں تو
روشن جہاں سرکارؐ کا نقشِ کفِ پا ہے

لاریب وہ دل بن گیا صد منبعٔ عرفاں
جس دل میں بسی الفتِ محبوبِؐ خدا ہے

انوار سے سرکارؐ کے روشن ہے یہ عالم
مسعودؔ ہر اک سمت محمدؐ کی ضیا ہے

قطعہ

مُبتلائے غم ہُوا دل رہنمائی کیجیے
شافعِ روزِ جزا مُشکل کشائی کیجیے

محفلوں میں آپؐ کا ہو ہر جگہ ذکرِ جمیل
روحِ مسلم کو عطا یہ خوش نوائی کیجیے

آپؐ کی تعلیم کو بُھولی ہے اُمّت آپؐ کی
سیّدُ الکونینؐ اس کی رہنمائی کیجیے

آپؐ کے دیدار کا مُشتاق ہے مسعودؔ بھی
یا شفیعُ المذنبینؐ جلوہ نمائی کیجیے

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ خیرُالوریٰؐ ذکرِ بدرُالدجیٰؐ
مل گئی عقلِ ناقص کو اِن سے رجلا

ہو دمِ نزع لب پر مرے یہ صدا
ذاتِ خیرالبشرؐ مرحبا مرحبا

آپؐ ہیں تاجورؐ خاتم الانبیاؐ
آپؐ ہیں راہبر آپؐ ہیں رہ نما

چاند، سورج، کرن، روشنی اور گھٹا
رات دن کرتے رہتے ہیں اُنؐ کی ثنا

اہلِ اُلفت یہ کرتے رہے ہیں دعا
سر ہو قدموں میں اُنؐ کے جب آئے قضا

آپؐ کی ذات نے ہے کیا سب عطا
آپؐ ہیں قلزمِ لطف و جود و سخا

مَیں بھی پاؤں مدینے کی آب و ہوا
ہو نمازِ محبت مری بھی ادا

آپؐ ختم الرسلؐ آپؐ بدرالدجیٰ
مرتبہ آپؐ ہی کا ہے سب سے سِوا

اُنؐ کی چشمِ کرم کا کروں ذکر کیا؟
دشمنوں کے بھی حق میں نہ کی بددعا

روزِ محشر سبھی اُنؐ کو دیں گے صدا
بخشوائیں گے سرکارؐ روزِ جزا

غم پہ کر صبر، خوشیوں پہ ہو شُکر ادا
کر نہ حالات کا تو کسی سے گلا

بخش دینا اِسے بھی تو میرے خدا
ہے یہ مسعودؔ بھی تیرے در کا گدا

دے جگہ اُنؐ کے قدموں میں مجھ کو خدا
ہے مسعودؔ چشتی مری التجا

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب شہرِ نبیؐ کی یاد آئی تو دل نے سکوں بے حد پایا
مَیں صدقے رحمتِ عالمؐ کے چھٹکارا غموں سے دلوایا

طیبہ کی ہواؤں میں دیکھی تاثیر عجب کیا تم سے کہوں
ہر پھول مرے دل کا ہے کھلا جو مدت سے تھا مرجھایا

سرکارؐ کی اُلفت ہے حاصل جو نعت کہوں میں شام و سحر
یہ شاہِ مدینہؐ کی رحمت جو فیض کا مینہ ہے برسایا

اک کوشش پیہم بس ہے یہی پہنچوں میں ہواؤں میں اُڑ کر
سرکارؐ بُلاوا آجائے دوری سے ہُوں مَیں گھبرایا

جب گنبدِ خضرا دیکھا تھا، جب روح نے فرحت پائی تھی
بس اُن لمحوں کی یادیں ہی ہیں میرے دل کا سرمایا

اعزاز یہ بخشا ہے مجھ کو طیبہ میں بُلایا آقاؐ نے
ہر راہ میں سجدے کرتا ہوا پہنچا ہُوں وہاں پر شرمایا

ہر وقت تصور میں حاصل دیدارِ مدینہ ہے ہم کو
ہر لمحے دید کی حسرت نے ہے میرے دل کو چمکایا

ہو لب پر میرے حمدوثنا ہو دل میں محبت اللہ کی
اللہ کی خوشنودی کا ہمیں یہ راز نبیؐ نے بتلایا

مغموم اُسے دیکھا نہ کبھی اور یاس نے گھیرا پھر نہ اُسے
جو نعتِ نبیؐ میں مست ہُوا اللہ نے اُس کو بہلایا

جو مسکینوں کا ہمدم ہے جو بیواؤں کا ساتھی ہے
سرکارؐ کی چاہت کا عنواں اللہ نے اُسی کو بنوایا

لرزہ تھا بتوں کے مسکن میں، حیران تھے قیصروکسریٰ بھی
باطل کی فضاؤں میں حق کا پرچم جو نبیؐ نے لہرایا

مسعودؔ کی اتنی خواہش ہے ہو در پہ اُنہیؐ کے روح جدا
افسوس رہا تا عمر یہی جو کُوئے نبیؐ سے لوٹ آیا

صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

ہے بہشتِ چشم و دل صورت مرے سرکارؐ کی
معرفت کا آئنہ سیرت مرے سرکارؐ کی

دل میں روشن ہی رہے الفت مرے سرکارؐ کی
باعثِ قُربِ خدا نسبت مرے سرکارؐ کی

ہے ازل سے تاابد کون و مکاں پر بھی عیاں
روزِ روشن کی طرح عظمت مرے سرکارؐ کی

ہے یہی مسعودؔ چشتی کے لیے رازِ نجات
حاصلِ کونین ہے نسبت مرے سرکارؐ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

مسعودؔ ہوئے جلوہ فگن نُور کے دھارے
آنکھوں میں بسے جب سے ہیں روضے کے نظارے

محمودؐ و محمدؐ وہیؐ مُدثرؐ و طٰہٰؐ
سرکارِ دو عالمؐ کے سبھی نام ہیں پیارے

سرکارؐ کی آواز سے اُونچی نہ ہو آواز
ہوجائیں اکارت نہ سب اَعمال تمہارے

سرمایۂ عرفان و شعور آپؐ نے بخشا
پردے جو پڑے جہل کے تھے سب وہ اُتارے

بے مثل ہوئے آپؐ کہ محبوبِ خدا ہیں
کوئی بھی نہیں جن سا ہیں سرکارؐ ہمارے

قدموں سے جو مَس ہوگئے محبوبِ خدا کے
وہ خاک کے ذرّے تو ہیں تابندہ ستارے

دل، جن پہ تھا صدیوں ہی سے اک زنگ مسلسل
اُلفت نے شہِ دیںؐ کی وہ سب زنگ اُتارے

سرکارؐ تو آتے ہیں مدد کو بھی یقیناً
مسعودؔ اُنہیںؐ کوئی جو مُشکل میں پُکارے

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

میلادِ مُصطفیٰؐ کی محافِل سجایئے
ذکرِ رُسولِ پاکؐ سے دل جگمگایئے

قسمت کرے جو یاوری طیبہ کو جایئے
شہرِ نبیؐ سے لوٹ کے واپس نہ آیئے

اُسوے پہ چل کے سرورِ دیںؐ کے تمام عمر
تاریکیٔ حیات کے امکاں مٹایئے

عرشِ بریں سے آئیں گے پیغامِ مرحبا
نعتِ نبیٔ پاکؐ ذرا گنگنایئے

محفل سجی ہوئی ہے درود و سلام کی
آکر نصیب آپ بھی اپنے جگایئے

نظریں جھکی ہوں لب پہ کوئی بھی صدا نہ ہو
احوال اپنے دل کا ادب سے سنائیے

ہوگی لحد میں روشنی آئیں گے وہؐ نظر
دل میں انہیؐ کے عشق کی شمعیں جلائیے

آئے گا پھر بلاوا مدینے سے دیکھنا
آنسو نبیؐ کے ہجر میں پیہم بہائیے

منکر نکیر آئیں تو بس دل لگی کے ساتھ
مدحت رسولِ پاکؐ کی اُن کو سنائیے

ہے آپؐ سے حضورؐ بہ صد عجز التجا
مسعودِ مضطرب کو بھی در پر بلائیے

ٹکڑوں پہ اُنؐ کے پلتے ہیں شاہ و گدا سبھی
مسعود صدقہ شافعِ محشرؐ کا کھائیے

ﷺ

ﷺ

دن یاد آئے طیبہ کی فصلِ بہار کے
آئے تھے ہم جو فضلِ خدا سے گزار کے

روزِ جزا کا خوف رہے کیوں بھلا ہمیں
ہم اُمتی مدینے کے ہیں تاجدارؐ کے

سرکارؐ پر نثار ہوئے اور اُف نہ کی
انداز دیکھیے تو ذرا یارِ غارؓ کے

فضلِ خدا سے وقت کے وہ سب بنے امام
جو بھی گدا بنے ہیں شہِ تاجدارؐ کے

اِس کو نہیں ہے بادِ مخالف کا کچھ بھی خوف
ختم الرسل حضورؐ ہیں اِس خاکسار کے

اصحابؓ سارے رُشد و ہدایت کے ہیں چراغ
مقصودِ کائناتؐ شہِ نامدارؐ کے

آگاہ ہے خدا ہی مقامِ حضورؐ سے
محبوب ہیں سجیلے مرے کردگار کے

سرکارؐ ایک چشمِ کرم اِس گدا پہ بھی
حل مسئلے ہوں جلد غمِ روزگار کے

مسعودؔ باغِ دل میں بسے جب سے ہیں حضورؐ
رہتے ہیں دن مُدام ہی فصلِ بہار کے

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ رُسولِ پاکؐ ہی پہچان بن گئی
تسکینِ قلب و جان کا سامان بن گئی

لکھی جو نعتِ پاک تو محسوس یُوں ہُوا
پُھولوں کا تازہ تازہ یہ گلدان بن گئی

حسانؓ بن گیے کوئی جامیؒ بنادیے
نعتِ نبیؐ ہی باعثِ عرفان بن گئی

ہم عاصیوں کو روزِ جزا کا نہیں ہے ڈر
ذاتِ حضورِ پاکؐ نگہبان بن گئی

یادِ رُسولِ پاکؐ سے دل سُرخرو ہوا
یادِ رُسولِ پاکؐ ہی ایمان بن گئی

مسعودؔ اُنؐ کے روضۂ اطہر کی حاضری
میرے لیے تو خُلد کا سامان بن گئی

قطعہ

مجھ بے ہنر کے عیب تو بس بے حساب ہیں
ہُوں مطمئن کہ میرے رسالت مآبؐ ہیں

لکھی جو نعت میں نے تو محسوس یہ ہُوا
اشعار جس قدر ہیں وہ سارے گُلاب ہیں

جن کو نہ جانتا تھا کوئی اِس جہان میں
وہ نسبتِ حضورؐ سے سب ماہتاب ہیں

خاکِ درِ رسُولؐ کی عظمت ہو کیا بیاں
شہرِ نبیؐ کے ذرّے سبھی آفتاب ہیں

مسعودؔ جن کو سرورِ کونینؐ مل گیے
اُن کا جواب کیا ہو وہ سب لاجواب ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

بسے ہوئے ہیں جو طیبہ کے خواب آنکھوں میں
کھلے ہوئے ہیں زَرافشاں گلاب آنکھوں میں

کبھی تو حاضری ہوگی نصیب ہم کو بھی
تو جگمگائیں گے روضے کے باب آنکھوں میں

نثار آپؐ کے اصحابؓ کی نگاہوں پر
بسے ہوئے تھے رسالت مآبؐ آنکھوں میں

رہے حضورؐ کی اُلفت سے دل سدا روشن
رہے حضورؐ کی سیرت جناب آنکھوں میں

جو شاتمانِ رسالت مآبؐ ہیں دیکھو
وہی ذلیل ہوئے بے حساب آنکھوں میں

رسولِ پاکؐ سے قربت کا ہے یہی تو سبب
نظامِ حق کا رہے انقلاب آنکھوں میں

زہے نصیب ہوئے دل میں آپؐ جب سے مکیں
تو گردِ رہ ہیں مہ و آفتاب آنکھوں میں

رہے نہ خوفِ لحد پھر ذرا بھی اے مسعود
رہیں جو نزع کے وقت آں جنابؐ آنکھوں میں

متاعِ نعتِ نبیؐ مجھ کو مل گئی مسعود
شگفتہ رہتے ہیں دائم گلاب آنکھوں میں

ﷺ

ﷺ

پڑھتا جو نعت جانبِ بطحا چلا گیا
دامن کو اپنے خیر سے بھرتا چلا گیا

عشقِ حبیبِ پاکؐ سے محروم جو ہوا
تا زیست پھر وہ شخص بکھرتا چلا گیا

بگڑا ہوا تھا کام زمانے کا جو بھی وہ
رحمت سے آپؐ ہی کی سنورتا چلا گیا

خاکِ مدینہ جس نے مَلی اپنے جسم پر
تا حشر مثلِ ماہ چمکتا چلا گیا

چشمِ کرم ہوئی جو مرے حالِ زار پر
تو راہِ پُر خطر پہ بھی بڑھتا چلا گیا

محرومِ دید جو بھی ہُوا وہ تو عمر بھر
صحرائے بے کسی میں تڑپتا چلا گیا

آبِ درِ نبیؐ کا جسے جام مل گیا
مثلِ ضیائے مہر نکھرتا چلا گیا

جو لفظ بھی حضورؐ کی اُلفت میں لکھ دیا
سانچے میں نعت ہی کے وہ ڈھلتا چلا گیا

مسعودؔ بن گیا جو ثنا خوانِ مصطفیٰؐ
پھر تو زمانے بھر میں اُبھرتا چلا گیا

خیالِ سیّدِ عالمؐ مہِ تمام ہُوا
ضیائے صبحِ درخشندہ اُنؐ کا نام ہُوا

رُسولِ پاکؐ کا اسمِ عظیم صلّی علیٰ
کہ لب پہ آتے ہی جو غم بھی تھا تمام ہُوا

دل و نگاہ بھی اُس دن سے ہوگئے روشن
درِ رُسولؐ کا جس دن سے مَیں غلام ہُوا

یہ کہہ رہے ہیں مدینے کے بام و در سن لو
بنی ہے بگڑی ہوئی ہر کسی کا کام ہُوا

وہ لازوال ہُوا صاحب کمال بنا
عطا جسے بھی محبت کا اُنؐ کی جام ہُوا

درِ رسولؐ سے مانگو گے جو بھی اے مسعودؔ
ملے گا تم کو یہاں آج فیضِ عام ہُوا

قطعہ

خیرالوریٰؐ کی ذات نے احسان کر دیا
پُختہ نبیؐ کی یاد نے ایمان کر دیا

یہ حضرتِ اویسؓ کی اُلفت تو دیکھیے
دندان کو حضورؐ پر قربان کر دیا

بھیجو درود آپؐ پہ جتنا بھی ہو سکے
جاری خدائے پاک نے فرمان کر دیا

ہاں گر گئے تمام ہی اصنامِ آذری
توحیدِ حق کا آپؐ نے اعلان کر دیا

مسعودؔ پُل صراط کا تھا راستا کٹھن
لیکن رسولِ پاکؐ نے آسان کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کے درِ اقدس پر خُوش بخت جو جاتے ہیں
سرکارؐ شفاعت کا مژدہ بھی سُناتے ہیں

سرکارؐ کی جو دل میں یادوں کو بساتے ہیں
ایمان و یقیں کی وہ قندیلیں جلاتے ہیں

سب بے کسوں کو آقاؐ سینے سے لگاتے ہیں
اُمّت کے وہ عیبوں کو رحمت سے چھپاتے ہیں

روشن ہوئے جاتے ہیں دل یادِ مدینہ سے
محسوس یہ ہوتا ہے سرکارؐ بلاتے ہیں

جو اہلِ نظر ہیں وہ بے شُبہ عقیدت سے
نقشِ کفِ آقاؐ کو آنکھوں سے لگاتے ہیں

توحید پرستی کا دیتے ہیں سبق سرورؐ
اصنام پرستی سے سرکارؐ بچاتے ہیں

مٹتے نہیں ہرگز وہ یہ ایک حقیقت ہے
سرکارؐ کی راہوں میں جو خود کو مٹاتے ہیں

اللہ کی قربت کا سرکارؐ وسیلہ ہیں
مخلوق کو خالق سے سرکارؐ ملاتے ہیں

آئیں گے کسی دن تو سرکارِ مدینہؐ بھی
اس آس پہ ہم یکسر محفل کو سجاتے ہیں

پڑھتے ہیں درود انؐ پر جو صبح و مسا دائم
سوئی ہوئی قسمت کو اپنی وہ جگاتے ہیں

جو محو تصور میں رہتے ہیں نبیؐ ہی کے
سرکارؐ انہیں اپنا جلوہ بھی دکھاتے ہیں

جو ذکر محمدؐ کا دن رات کریں دل سے
رحمت کے خزانے وہ دن رات ہی پاتے ہیں

جو یادِ نبیؐ سے ہیں غافل انہیں دیکھا ہے
وہ رنج و الم دائم مسعودؔ اٹھاتے ہیں

کہہ دے یہ کوئی آکر اے کاش، شہِ بطحاؐ
مسعودؔ تجھے اپنے قدموں میں بلاتے ہیں

مسعودؔ، شرف بخشا یہ بھی شہِ بطحاؐ نے
ہم نعتِ شہِ بطحاؐ دن رات سناتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ

ہے آرزو یہ دل کی طیبہ مجھے بلانا
مسعودؔ کو بھی آقا! اپنا گدا بنانا

دُنیا کے راستوں میں مَیں تو اُلجھ گیا ہُوں
میرے نبیٔ اکرمؐ رستہ مجھے بتانا

بے رنگ زندگی ہے' بے کیف زندگی ہے
لطف و کرم سے آقا! دل کش اِسے بنانا

مدّاحِ مصطفیٰؐ ہے مخلوق ساری دیکھو
توصیف میں نبیؐ کی رطبُ اللساں زمانا

وقتِ آخیر میرا ایماں رہے سلامت
میرے رسولِ اکرمؐ جلوہ مجھے دکھانا

یادِ نبیؐ سے روشن دل کا ہو گوشہ گوشہ
دل کی سیاہیوں کو اللہ تُو مٹانا

مجبوروں بے کسوں کا ہیں آپؐ ہی سہارا
دارالاماں ہے بے شک اک یہ ہی آستانا

ربِّ کریم واحد مالک ہے کل جہاں کا
ارشادِ شاہِ دیںؐ کو ہم نے بھی سن کے مانا

طیبہ کی خاکِ اقدس عالی بہت ہے لاشک
گر ہو تمہیں میسّر آنکھوں سے بھی لگانا

دربارِ مصطفیٰؐ سے اک بار اُٹھ گیا جو
دونوں جہاں میں اُس کا کوئی نہیں ٹھکانا

ذکرِ نبیٔ سرور تسکینِ قلب و جاں ہے
تم اِس سے اہلِ ایماں دل اپنا جگمگانا

دربارِ مصطفیٰؐ میں ہوجائے گر رسائی
نعتِ رسولِ اکرمؐ تم بھی وہاں سنانا

سرکارؐ ہی کا صدقہ کھاتے ہیں سب جہاں میں
مسعود تم بھی صدقہ سرکارؐ ہی کا کھانا

ﷺ

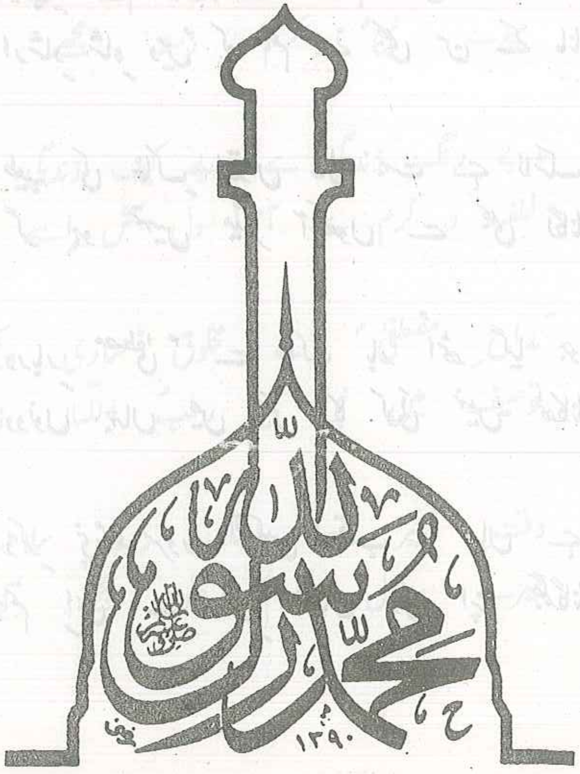

ﷺ

جو ہم ثنائے شہِ نامدارؐ کرتے ہیں
تو دل سے پیرویٔ کردگار کرتے ہیں

جو ہیں محمدؐ و محمودؐ و مصطفیٰؐ و رسولؐ
عطا غلاموں کو عزّ و وقار کرتے ہیں

وہ بے نیاز ہیں جنّت سے اور دنیا سے
جو آرزوئے درِ شہریارؐ کرتے ہیں

یہ مژدہ کوئی سنائے مجھے غلاموں میں
ترے حضورؐ تجھے بھی شمار کرتے ہیں

عزیز انؐ سے ہمیں کوئی شے نہیں بخدا
ہم انؐ کے قدموں میں جاں بھی نثار کرتے ہیں

بسا کے یادِ نبیؐ کو دلوں میں اے مسعودؔ
دلوں کو حاملِ صد افتخار کرتے ہیں

قطعہ

یادِ سرکارؐ جب بھی آئی ہے
ذہن میں جوت جگمگائی ہے

فکرِ عالم سے ہوگئے آزاد
نعتِ سرکارؐ جو سنائی ہے

آمدِ نورِ سیّدِ دیںؐ سے
ظلمتوں سے نجات پائی ہے

نورِ حق سے ہوئے منوّر دل
شمعِ توحید جب جلائی ہے

بادشاہی کا راز اے مسعودؔ
کوئے سرکارؐ کی گدائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابِ غفلت سے زمانے کو جگانے آئے
بگڑی کونین کی سرکارؐ بنانے آئے

دی دعائیں ہی فقط رحمتِ عالمؐ نے اُنہیں
جو بھی سرکارِ مدینہؐ کو ستانے آئے

ظلمتِ زیست کی دُنیا میں حضورؐ والا
علم و عرفان کی شمعیں ہیں جلانے آئے

روزِ محشر جو پُکارا ہے گنہگاروں نے
نارِ دوزخ سے ہیں سرکارؐ بچانے آئے

معجزہ آپؐ کا ہے یہ بھی درخشاں دیکھو
سرورِ دیںؐ ہمیں خالق سے ملانے آئے

جب کبھی بھی کسی بے کس نے پکارا ہے انہیں
اوڑھے کملی اُسے کملی میں چھپانے آئے

جن کا پرساں نہیں عالم میں کہیں بھی کوئی
میرے آقا انہیں سینے سے لگانے آئے

شافعِ حشر کو جب میں نے پکارا مسعود
وہ مجھے نارِ جہنم سے بچانے آئے

ﷺ

ﷺ

رحمتِ ہر جہاں ذاتِ خیرُ البشرؐ
ہو میسّر ہمیں بھی مدینے میں گھر

ہے پریشان حالات سے ہر بشر
اک نگاہِ کرم فخرِ جنّ و بشرؐ

آپؐ کے فیض سے کعبہ ہے دل مرا
آپؐ کے نور سے ہے منوّر یہ گھر

آپؐ کی ذات ہے بحرِ جودوکرم
ہم غریبوں کے ہیں آپؐ ہی چارہ گر

روزِ محشر شفاعت کریں گے وہیؐ
ہو کسی اور پر میری کیوں کر نظر

دور طیبہ سے ہُوں اور مجبور بھی
مَیں بھی پہنچوں عطا ہوں مجھے بال و پَر

مَیں ہُوں شاہِ مدینہؐ غلام آپؐ کا
کیوں پھروں مَیں بھلا دربدر، دربدر

لوٹ کر آتے ہیں ٹکڑے ہوجاتے ہیں
پاکے اُنؐ کا اشارہ ہی شمس و قمر

جس کو چاہیں وہؐ دیں جھولیاں بھر کے دیں
کیا کمی ہے وہاں اے مرے ہم سفر

دشمنوں کے بھی حق میں نہ کی بددعا
آپؐ کی ذات رحمت ہے اور سر بسر

فکرِ رختِ سفر کس لیے ہے تُجھے
ہیں جو مسعودؔ ! خیرُالبشرؐ راہبر

ﷺ

ﷺ

فہم و اِدراک سے ہے بالاتر. شانِ خیرُالانامؐ کیا کہیے
جس کی کھائیں خدا نے بھی قَسمیں وہ ہے پیارا سا نام کیا کہیے

شہرِ خیرُالوریٰؐ کے شام و سحر کس قدر ہیں حسیںؔ بتائیں کیا
نُور ہی نُور کی ہیں برساتیں ضَوفگن صبح و شام کیا کہیے

جوڑ دیتا ہے رشتہ خالق سے رَہ دکھاتا ہے نوعِ آدم کو
جو اُتر جائے دل میں غیروں کے اُنؐ کا حُسنِ کلام کیا کہیے

آپؐ محبوبِ ربِّ کون و مکاں آپؐ پر ختم ہے نُبوّت بھی
آپؐ کی تو نظیر ہے ہی نہیں ایسا حُسنِ تمام کیا کہیے

کردیا بے گماں عطا ہم کو ضابطہ اک حیاتِ کامل کا
اُنؐ کے صدقے ہی سے شعور ملا اُنؐ کا احسن پیام کیا کہیے

روزِ محشر بنے حضورؐ شفیع عاصیوں اور سیہ کاروں کے
کردیا ہے عطا غلاموں کو حوضِ کوثر کا جام کیا کہیے

ظُلمتِ دَہر سے مَیں گھبرا کر چل پڑا ہُوں جو سُوئے شہرِ نبیؐ
اُنؐ کی رحمت ہُوئی ہے سایہ فگن مجھ پہ اک ایک گام کیا کہیے

زہے قسمت بُلایا طیبہ میں حاضری کا ملا شرف جو ہمیں
ہے کرم کتنا ہم پہ آقاؐ کا لطفِ خیرُالانامؐ کیا کہیے

شہرِ سرکارؐ میں جو دن گزرے ہیں وہ سرمایہ زندگی کا مری
اُنؐ کی قربت میں مَیں رہوں دائم اُنؐ کے در پر قیام کیا کہیے

مَیں ہوں مسعود اُنؐ کے در کا گدا جو ہیں رحمت برائے ارض و سما
ہے اُنہیؐ کی یہ مجھ پہ چشمِ کرم ملا اُلفت کا جام کیا کہیے

ﷺ

ﷺ

کہنے کو یُوں تو یہ رہِ طیبہ کی دُھول ہے
سرمہ ہے میری آنکھ کا، عظمت کا پُھول ہے

پڑھتے ہیں صبح و شام درود و سلام ہم
اپنا یہی شعار یہ اپنا اُصول ہے

ہے اُسوۂ رُسولؐ ہی شمعِ رہِ حیات
اِس کو نہ جو سمجھ سکے اُس کی یہ بُھول ہے

جس کا وجود عشقِ نبیؐ کی نفی کرے
اُس کی تو زندگی ہی سراسر فضُول ہے

ہو خوف کیوں بھلا مجھے روزِ حساب کا
بخشش کے واسطے ہی وجودِ رسُولؐ ہے

شاہی کی آرزو ہے نہ دُنیا کی ہے طلب
حاصل ہُوا رسولؐ سے جو کچھ قبول ہے

جنّت یہیں وہ پاگیا اور سُرخرو ہُوا
جو شخص بھی فراقِ نبیؐ میں مُلول ہے

مسعودؔ کو طلب نہیں مال و متاع کی
سرمایۂ حیات تو عشقِ رسولؐ ہے

ﷺ

ﷺ

نبیؐ کا نام زباں پہ مُدام آتا ہے
تو ہر طرف سے درود سلام آتا ہے

دل و نظر ہیں مُنوّر بہ شکلِ ماہِ تمام
جو سامنے درِ اَقدس کا بام آتا ہے

مُقدر اُس کا تو ارض و سما سے ہے بہتر
درِ حضورؐ پہ جو بھی غلام آتا ہے

جہاں پہ سایہ فگن ہے حضورؐ کی عظمت
وسیلہ سیّدِ والاؐ کا کام آتا ہے

ہے فیضِ سرورِ عالمؐ عطائے ربِّ جہاں
زباں پہ اپنی جو حُسنِ کلام آتا ہے

درِ حضورؐ پہ حاضر غلام ہوتے ہیں
اُنہیں مدینے سے بے شک پیام آتا ہے

زمانہ اُنؐ کا، زمیں اُنؐ کی، آسماں اُنؐ کا
حضورؐ نُور ہیں نُوری پیام آتا ہے

ہمیشہ آبِ بقا سے نوازتے ہیں حضورؐ
مرے بھی حصے میں وحدت کا جام آتا ہے

یہ خوش نصیبی ہے میری کہ لب پہ اے مسعودؔ
ہجومِ فکر میں بس اُنؐ کا نام آتا ہے

ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ﷺ

ہم سُنّتِ حسانؓ ادا کرتے رہیں گے
ہم نعتِ شہِ کون و مکاںؐ پڑھتے رہیں گے

محروم رہے ہیں جو سدا عشقِ نبیؐ سے
ہاتھوں کو پشیمانی سے وہ ملتے رہیں گے

ہے مدحتِ سرکارؐ کا فیضان کہ جو ہم
اِس گردشِ دوراں میں بھی گھر کرتے رہیں گے

خالق نے عطا کردیا سرکارؐ کا صدقہ
ہم جیسے گنہگار یہاں پلتے رہیں گے

للّٰہ بُلا لیجیے اب ہم کو مدینے
فریاد یہ خدام سدا کرتے رہیں گے

فیضانِ مدینہ کی کوئی حد ہے نہ ہوگی
ہم دامنِ کشکول وہاں بھرتے رہیں گے

مسعودؔ سلام اُنؐ پہ پڑھیں گے سحروشام
یہ حکم خدا کا ہے عمل کرتے رہیں گے

ﷺ

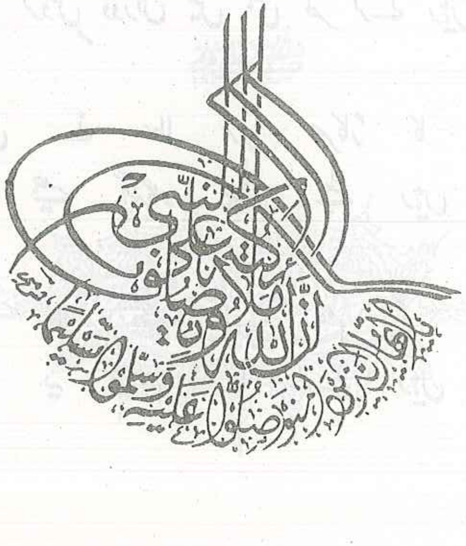

ﷺ

مسعودؔ! دل اُداس ہُوا نعت ہوگئی
مجھ پر نوازشات کی برسات ہوگئی

نعتِ نبیؐ کے فیض سے مَیں سُرخرو ہُوا
نعتِ نبیؐ ہی وجہِ کمالات ہوگئی

ہم نے لیا جب اسمِ رسالت مآبؐ بس
اُنؐ کے کرم کی ہم پر تو بہتات ہوگئی

اُنؐ کی زبانِ پاک کی اللہ رے گُفتگو
کچھ تو بنی حدیث کچھ آیات ہوگئی

جو بات کی ہے آپؐ نے سرکارِ دو جہاںؐ
ہر دور میں وہ باعثِ اثبات ہوگئی

انوارِ مصطفیٰؐ سے ہے روشن جہاں تمام
وہ ذاتِ پاکؐ مرکزِ لمعات ہوگئی

نعتِ نبیؐ کے کہنے سے ایسا لگا مجھے
جیسے مری حضورؐ سے کچھ بات ہوگئی

اک یہ بھی معجزہ ہے رسولِ انامؐ کا
روشن زیادہ دن سے مری رات ہوگئی

مسعودؔ چشتی جو بھی مدینے میں کٹ گئی
وہ رات اصل میں شبِ بارات(۱) ہوگئی

(۱) صحیح تو برات ہی ہے لیکن آجکل بارات بھی بکثرت لکھا جا رہا ہے (مسعودؔ چشتی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمُ الانبیا آپؐ کی ذات ہے
سرورِ دو جہاںؐ کی تو کیا بات ہے

آج مانگو گے جو بھی وہ مل جائے گا
نُور و نکہت بھری آج کی رات ہے

بھیجو تم بھی درود اُنؐ پہ شام و سحر
یہ تو خالق کی جانب سے سوغات ہے

میں جو لکھتا ہُوں نعتِ حبیبؐ خدا
ہے کرم جو یہ حُسنِ خیالات ہے

کانِ جود و کرمؐ پردہ پُوشِ جہاں
اشرف الانبیاؐ کی تو کیا بات ہے

نُورِ وحدت کا دریا ہیں مخزن ہیں آپؐ
نُورِ رحمت کی ہم پر تو بہتات ہے

شب درِ پاک پر جو بسر ہوگئی
اصل میں وہ مرادوں بھری رات ہے

اُنؐ کے در تک رسائی جنھیں مل گئی
اُن کے بختِ رَسا کی بھی کیا بات ہے

جو غلامِ شہِ ہر دو عالمؐ ہُوا
اُس کی صبح درخشاں حسیں رات ہے

ہو پریشاں نہ مسعودؔ حالات سے
وردِ نامِ نبیؐ ردِ آفات ہے

ﷺ

ﷺ

جس نے دل میں شہِ بطحاؐ کو بسا رکھا ہے
کعبہ دل کو، بخدا اُس نے بنا رکھا ہے

اور وہ لوگ کہ دُنیا میں نہیں جن کا کوئی
اُن کو سرکارؐ نے کملی میں چھپا رکھا ہے

بخشوائیں گے ہمیں سرورِ دیںؐ روزِ حساب
ذِمّہ سرکارؐ نے اِس کا بھی اُٹھا رکھا ہے

ہے کرم اُنؐ کا عطا ہے یہ اُنہیؐ کی ہم پر
ہم کو ہر قہر و مصیبت سے بچا رکھا ہے

ہو عطا بھیک ہمیں سرورِ دیںؐ شاہِ اممؐ
ہم نے دامانِ طلب در پہ بچھا رکھا ہے

وہ جو مسکین ہیں نادار ہیں بے کس ہیں تمام
اُن کو سرکارؐ نے سینے سے لگا رکھا ہے

آہی جائیں گے غلاموں کی طرف شاہِ اُممؐ
ہم نے اس آس پہ گھر اپنا سجا رکھا ہے

خالقِ کون و مکاں، ربِّ جہاں نے مسعودؔ
ذکرِ سرکارؐ میں اک لطف جدا رکھا ہے

بعثتِ سرورِ دارینؐ کی خاطر مسعودؔ
بزمِ کونین کو خالق نے سجا رکھا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ملے گر مجھ کو ہر لمحہ نئی جاں یا رسولؐ اللہ
کروں میں آپؐ پر سو بار قرباں یا رسولؐ اللہ

نجاتِ آخرت کا یہ ذریعہ ہے مجھے حاصل
محبت آپؐ کی ہے میرا ایماں یا رسول اللہ

ہیں محبوبِ خدائے پاک ختمی مرتبتؐ بے شک
ہے شاہد آپؐ کی عظمت کا قرآں یا رسولؐ اللہ

سہارا آپؐ کی ہے ذاتِ اقدس بے سہاروں کا
غمِ کونین کا ہیں آپؐ درماں یا رسولؐ اللہ

عطا ذوقِ سُخن بھی آپؐ ہی نے مجھ کو فرمایا
نہیں دعویٰ مجھے میں ہُوں سُخن داں یا رسولؐ اللہ

ہو چشمِ لطف للہ گھر ملے مجھ کو مدینے میں
یہاں لگتا نہیں دل ہوں پریشاں یا رسولؐ اللہ

دلِ مسعودؔ چشتی میں رہے یادِ نبیؐ دائم
ہوں دل میں شمعیں الفت کی فروزاں یا رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

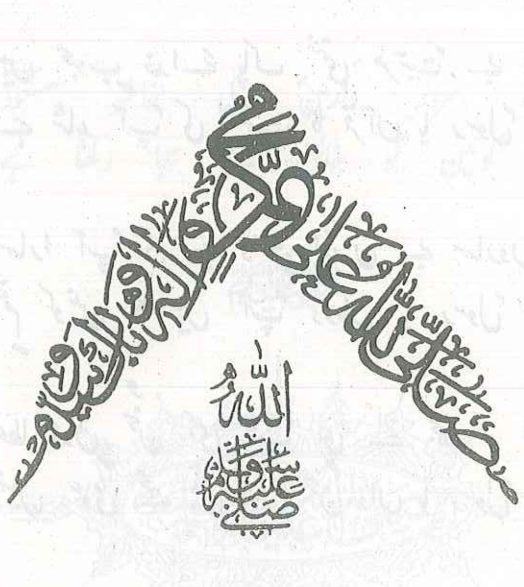

صلی اللہ علیہ وسلم

نبیؐ کے عشق سے روشن ہو جس کے دل کا چراغ
ملے اُسی کو ہدایت کے راستے کا سراغ

ملے ہیں مجھ کو جو گلہائے مدحِ پاکِ نبیؐ
زہے نصیب کہ دل بن گیا زرِ افشاں باغ

خیالِ سرورِ دینؐ ھدا میں محو جو ہو
ملے حضورؐ کے صدقے میں اُس کو غم سے فراغ

مثال پھر نہ ملی اُن کی دہر والوں کو
ہوئے حضورؐ کی نسبت سے معتبر جو دماغ

جو پیروی سے نبیؐ کی ہو ضوفشاں یہ حیات
رہے نہ زیست میں کوئی بھی پھر گناہ کا داغ

خدائے پاک کے عرفان کا شعور دیا
جلائے آپؐ نے مسعودؔ آگہی کے چراغ

نہ فکر کر کوئی روزِ حساب کا مسعودؔ
تجھے امان میں رکھیں گے صاحبِ مازاغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھروں کو محفلِ میلاد سے سجائیں گے
ہم اِن کو رشکِ بہشتِ بریں بنائیں گے

لحد میں جیسے ہی منکر نکیر آئیں گے
تو ہم حضورؐ کی مِدحت اُنہیں سنائیں گے

ابھی تصورِ طیبہ ہی ہے حیات مری
بُلا لیا جو اُنہوںؐ نے تو پھر نہ آئیں گے

گداگروں میں مدینے کے، نام ہے میرا
مجھے یہ درد و الم کیا بھلا ستائیں گے

اُداس رہتے ہیں جو دل، فراقِ طیبہ میں
مجھے یقین ہے سرکارؐ خود بلائیں گے

ابھی تو نعت سُناتے ہیں ہم یہاں لیکن
درِ رسولؐ پہ جاکر بھی ہم سنائیں گے

گدائی شہرِ محمدؐ کی مل گئی جن کو
وہ اہلِ دہر کے احسان کیوں اٹھائیں گے

نبیؐ کے عشق سے روشن ہیں جن دلوں کے چراغ
اُنہیں ہواؤں کے طوفان کیا بجھائیں گے

کسی بھی عالمِ افسردگی میں اے لوگو!
پکاریں گے جو انہیںؐ تو قریب پائیں گے

ضیا فگن ہے جو قندیلِ جستجوئے رسولؐ
تو سارے حرص و ہوس کے دیئے بجھائیں گے

کبھی توجہ سرکارؐ ہوگی ہم پر بھی
اِسی اُمید پہ گھر اپنا ہم سجائیں گے

درود پڑھ کے محبت کے ساتھ اُنؐ پر ہم
اُمیدِ دید لیے دل میں سو ہی جائیں گے

مَیں پیش نعتِ مقدس کروں گا روزِ حساب
فرشتے مجھ کو جو پیشِ خدا بلائیں گے

ترے حبیبؐ کے منگتے ہیں ہم تو ربِّ کریم
ترے کرم ہی سے طابہ کبھی تو جائیں گے

میں روسیاہ سہی پھر بھی اُنؐ کا ہوں مسعودؔ
حضورؐ ہی سرِ محشر مجھے بچائیں گے

بہ فیضِ عشقِ شہِ دوسرا ہی اے مسعودؔ
یقیں ہے شہرِ مدینہ ضرور جائیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے دل بہ صد خلوصِ درِ تاجدارؐ دیکھ
رشکِ بہشت طیبہ کے نقش و نگار دیکھ

ہیں اہلِ بیت آپؐ کے بے مثل و بے نظیر
اُسوے کو اہلِ بیت کے تُو بار بار دیکھ

اُنؐ کی رضا ہی ہو جو ترا گوہرِ مُراد
دل کی زمیں کو پھر تو سدا پُربہار دیکھ

مُنسوب ہے تُو ذاتِ رسولِ کریمؐ سے
لازم ہے تجھ کو اپنے عمل اور کار دیکھ

جس کی شجاعتوں کی ملے گی نہ اب مثال
سبطِ رسولِ پاک ہیں وہ شہریارؓ دیکھ

دل میں بسا کے یادِ رسولِ انامؐ کو
دُنیا سے بے نیاز ہو، اُنؐ کا دیار دیکھ

سیرت ہے آپؐ ہی کی تو مشعل حیات کی
تو اسوۂ محمدِؐ عالی وقار دیکھ

فضلِ خدا سے اُنؐ کا بنا اُمتی جو تُو
شُکرِ خدا بھی کر، کرم کردگار دیکھ

آنکھوں کو اُنؐ کے ہجر میں کرکے تُو اشکبار
آنکھوں میں پھر مُدام ہی فصلِ بہار دیکھ

اُنؐ کا اگر ہے تُو، تو تجھے پھر ہے فکر کیا؟
دُنیا کا غم نہ کر، نہ غمِ روزگار دیکھ

دُشنام کے عوض بھی دعا دی رسولؐ نے
کردار شاہِ دیںؐ کا بہ صد افتخار دیکھ

جاں وار دے نبیؐ پہ بہ عجز و نیاز و شوق
جو کچھ بھی تیرے پاس ہے کرکے نثار دیکھ

مٹ کر وفا کی راہ میں پا جا سراغِ زیست
عشقِ نبیؐ میں ڈوب کے اپنا نکھار دیکھ

اپنی مثال آپ ہیں اصحابؓ مصطفیٰؐ
قدموں میں انؓ کے جان بھی کرکے نثار دیکھ

بے مثل، اہلِ بیتِ رسولِ کریمؐ ہیں
مسعودؔ، انہیںؓ کے نقشِ قدم بار بار دیکھ

مسعودؔ تجھ کو نعتِ نبیؐ کی ملی متاع
سرکارِ دوجہاںؐ کا کرم بار بار دیکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحتِ خیرالوریٰؐ مسعودؔ کرتے جائیے
رحمتِ باری سے دامن اپنا بھرتے جائیے

سجدہ گاہِ عشق تو نقشِ کفِ سرکارؐ ہے
سر جھکا کر انؐ کے قدموں پر ابھرتے جائیے

لیجیے درسِ سخا خیرالوریٰؐ سرکارؐ سے
شمع اک روشن سخا کی دل میں کرتے جائیے

ہے انہیںؐ کا ذکر تو سرمایۂ عقل و شعور
ڈوب کر انؐ کی محبت میں نکھرتے جائیے

قربتِ اللہ کا کامل وسیلہ ہے یہی
جادۂ مدحِ محمدؐ سے گزرتے جائیے

دل سنورتا ہے فقط مسعودؔ اُنؐ کی یاد سے
یاد کرکے آپ بھی اُنؐ کو سنورتے جایئے

خالقِ کونین کا مسعودؔ حاصل ہوگا قُرب
پیرویٔ سرکارؐ کی پیہم ہی کرتے جایئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت گئے عرش بریں پر شہِ لولاکؐ
تو راستا سرکارؐ کا بنتے گئے افلاک

روشن ہی رہے شمعِ عقیدت مرے دل میں
مدفن مرا بن جائے مدینے کی حسینؔ خاک

آقاؐ نے مرے اُن کو بھی سینے سے لگایا
مجبور جو بے کس تھے ہوئے جن کے جگر چاک

سرکارؐ سے مُنسوب ہوئے جو بھیؔ جہاں بھی
پھر ہو نہ سکے زندگی بھر وہ کبھی غم ناک

وہ ناز کریں اپنے مقدر پہ زیادہ
مل جائے جنہیں آپؐ کے قدموں کی حسینؔ خاک

اللہ کا ہو لطف رہوں طیبہ میں دائم
میں کھاؤں سدا روضۂ سرکارؐ سے خوراک

سرکارؐ نے ہی زیست کے معیار بتائے
مسعودؔ ملا آپؐ کی نسبت ہی سے ادراک

اللہ کے عرفاں سے فروزاں ہوئیں آنکھیں
مسعودؔ ہوئیں ہجرِ نبیؐ میں ہیں جو نم ناک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُلزمِ لطف و عطا خیرالوریٰؐ سرکارؐ ہیں
جن سے پائیں دل ضیا بدرُالدّجیٰؐ سرکارؐ ہیں

حضرتِ آدمؑ سے بھی ہیں پیشتر سرکارؐ ہی
آپؐ ختمُ الانبیا کنزالوریٰؐ سرکارؐ ہیں

آپؐ ہی کے نُور سے ہر سُو اجالا ہوگیا
پیکرِ نُورِ خدا شمس الضحیٰؐ سرکارؐ ہیں

آپؐ یٰسٓؐ آپؐ طٰہٰؐ آپؐ قاسمؐ اور کریمؐ
آپؐ احمدِؐ مُصطفیٰؐ صلِّ علیٰؐ سرکارؐ ہیں

آپؐ ہی کونین کے سب بے کسوں کا آسرا
آپؐ حق ہی کی صدا کھف الوریٰؐ سرکارؐ ہیں

تیرگیٔ کُفر و ظُلمت کو مٹایا آپؐ نے
آپؐ آقا مجتبیٰؐ نُور الھدیٰؐ سرکارؐ ہیں

آپؐ کی نسبت سے ہے مسعودؔ چشتی سُرخرو
آپؐ ہی مُشکل کُشا روزِ جزا سرکارؐ ہیں

ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ﷺ

محفلِ نعت جو سجائی ہے
رحمتِ حق قریب آئی ہے

ذاتِ اَقدسؐ کا جب ظہور ہُوا
بزمِ کونین جگمگائی ہے

ہے یہ اعجازِ احمدِ مُرسل
سب سے سرکارؐ نے نبھائی ہے

تاج و تخت و جہان ٹھوکر میں
اُنؐ کے در کی اگر گدائی ہے

خالقِ دو جہاں کی ہے یہ عطا
اُنؐ کے قبضے میں سب خدائی ہے

بس رہے ہیں مری نگاہوں میں
عمر بھر کی یہی کمائی ہے

نامِ احمدؐ سے ٹل گئی فوراً
کوئی آفت کبھی جو آئی ہے

چھٹ گئی پل میں، ظُلمتِ باطل
شمعِ توحید جب جلائی ہے

اور تو کچھ نہیں طلب میری
آپؐ کے در کی بس گدائی ہے

نعت کہنا کہاں تھا بس میں مرے
یہ فرشتوں نے خود لکھائی ہے

شاہِ کون و مکاںؐ نے اے مسعودؔ
سب کی بگڑی ہوئی بنائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ کی یادِ مُقدس کی ضیا پاتا ہے دل
نُورِ ایمان و یقیں سے جگمگا جاتا ہے دل

اب تو اذنِ حاضری سرکارؐ للہ ہو عطا
صدمۂ دوری سے اب تو بیٹھتا جاتا ہے دل

آپؐ ہی کی یاد سے تسکین ملتی ہے اِسے
آپؐ کی سرکارؐ مدحت مجھ سے لکھواتا ہے دل

جب کبھی غمگیں ہوا، کوئی مصیبت جب پڑی
آپؐ کی رحمت ہی سے تو حوصلہ پاتا ہے دل

آپؐ کی سرکارؐ جس کو بھی ملی قُربت وہ پھر
چھوڑ کر در آپؐ کا واپس نہیں آتا ہے دل

وادیٔ طیبہ میں ہے مسعود کچھ ایسی کشش
سوئے طیبہ شوق میں از خود کھنچا جاتا ہے دل

ﷺ

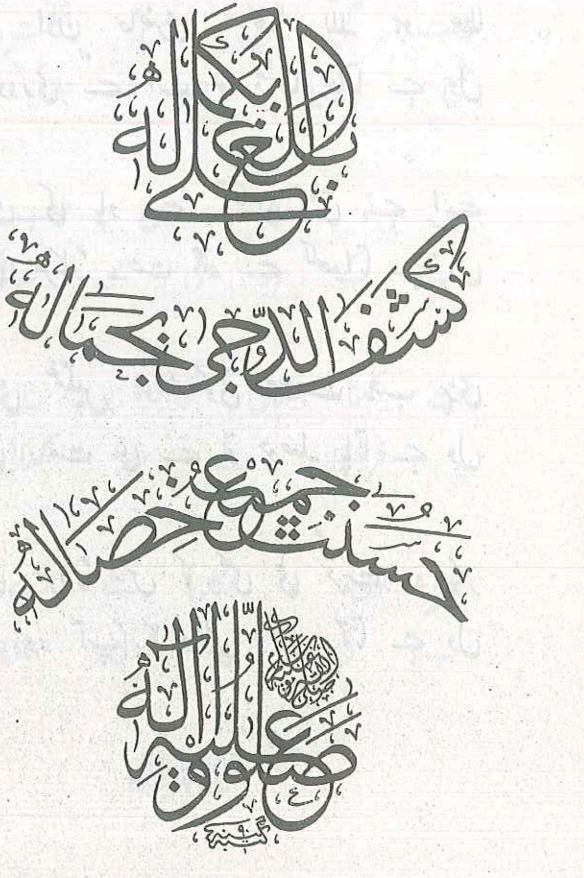

ﷺ

مدحتِ سرکارؐ ہی صبح و مسا لکھتا رہوں
اسمِ پاکِ سرورِ دینِ ہدیٰ لکھتا رہوں

روضۂ سرکارؐ پر ہو حاضری دائم نصیب
کاش پورا ہو یہ دل کا مدعا لکھتا رہوں

چاندنی بن کر دلوں میں آپؐ کی رہتی ہے یاد
آپؐ ہی سرکارؐ ہیں دل کی رجا لکھتا رہوں

آپؐ ہی کے در کے ٹکڑوں پر بسر ہو زندگی
آپؐ کے لطف و کرم کا تذکرا لکھتا رہوں

آپؐ ہی کی ذات رحمت سب جہانوں کے لیے
آپؐ کو کہف الوریٰؐ صلیٰ علیٰ لکھتا رہوں

روزِ محشر بھی لکھوں مَیں آپؐ ہی کی نعتِ پاکؐ
ہے دعا میرے خدا یُونہی سدا لکھتا رہوں

ہے دلِ مسؔعود روشن آپؐ ہی کے نُور سے
آپؐ ہیں کونین میں جلوہ نما لکھتا رہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

*****

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسعُوؔد کا وظیفہ ہے مدحت حضورؐ کی
بخشی خدا نے اِس کو محبت حضورؐ کی

اصنامِ کفر و شرک گرے منہ کے بل معاً
جس دم ہوئی جہاں میں ولادت حضورؐ کی

ہو وقتِ نزع انؐ کی توجہ ہمیں نصیب
دل میں رہے مُدام عقیدت حضورؐ کی

ربّ جہاں بھی اُس سے محبت سدا کرے
دل سے کرے جو شخص اطاعت حضورؐ کی

اُنؐ کے درِ سخا سے بھریں جھولیاں سبھی
رکھتی نہیں جواب سخاوت حضورؐ کی

دل کو سجا اُنہیؐ کی تُو یادوں سے روز و شب
ہوگی تجھے نصیب زیارت حضورؐ کی

روزِ جزا کریں گے شفاعت بہ فضلہٖ
کونین پر محیط ہے رحمت حضورؐ کی

مسعودؔ چشتی شوق ہے کامل تو پھر ضرور
تجھ کو بھی مل ہی جائے گی قُربت حضورؐ کی

مسعودؔ چشتی اپنے خدا کا تُو شُکر کر
تجھ کو خدا نے بخشی ہے نسبت حضورؐ کی

جو مَیں حضورؐ کی تعریف عمر بھر لکھوں
یہ آرزو ہے کہ ہرگز نہ مختصر لکھوں

مرے حضورؐ کی گلیوں کا جو گدا ہے اُسے
زمانے بھر کے مَیں شاہوں سے معتبر لکھوں

خدا دکھائے مدینے کے بام و در مجھ کو
وہاں کی خاک کے ذرّوں کو بھی گُہر لکھوں

وہیؐ ہیں احمدؐ و محمودؐ و مصطفیٰؐ آقاؐ
وہیؐ تو رحمتِ عالمؐ ہیں سر بہ سر لکھوں

خدا کے لطف سے گزرے حیات طیبہ میں
درِ حضورؐ کے ٹکڑوں پہ ہو بسر لکھوں

بھٹک رہا تھا اندھیرے میں آدمی کب سے
ہُوا حضورؐ کی نسبت سے معتبر لکھوں

لکھوں تو نعتِ نبیؐ ہی لکھوں فقط مسعودؔ
کوئی قصیدہ کسی کا نہ عمر بھر لکھوں

مرے حضورؐ تو ہیں افضلُ البشر مسعودؔ
میں کس طرح سے اُنہیںؐ اپنا سا اک بشر لکھوں

ﷺ

ﷺ

مدحِ رسولِ پاکؐ کریں گے مُدام ہم
پڑھتے رہیں گے اُنؐ پہ درود و سلام ہم

ہے آرزو بفضلہٖ روزِ جزا پئیں
دستِ رسولِ پاکؐ سے کوثر کا جام ہم

ہم ہیں گدائے سرور و سردارِ انبیاؐ
اقوامِ مغربی کے بنیں گے امام ہم

ہر طرح ہو جو عدل و اُخوت کا شاہکار
فیضِ نبیؐ سے لائیں گے ایسا نظام ہم

سرکارؐ نے مُدام نوازا، خدا گواہ
در سے گئے نہ اُنؐ کے کبھی تشنہ کام ہم

فضلِ خدا سے اور وسیلے سے آپؐ کے
تعلیمِ دیں کریں گے زمانے میں عام ہم

درماں ہر ایک درد کا ہے اسمِ شاہِ دیںؐ
لیتے رہیں گے صبح و مسا اُنؐ کا نام ہم

ہم کو مِٹا سکے گیں نہ غیروں کی سازشیں
محبوبؐ کبریا کے ہیں ادنیٰ غلام ہم

اِس دورِ پُرفتن میں بھی فیضِ حضورؐ سے
دُنیا کو اتحاد کا دیں گے پیام ہم

مسعودؔ اُنؐ کے روضۂ اطہر پہ جا کے بھی
کرتے رہیں گے پیش درود و سلام ہم

ﷺ

ﷺ

اگر حضورؐ سے ہوجائے تیرا ربط عمیق
خدائے پاک بنالیں گے تجھ کو اپنا رفیق

بجا ہے اُنؐ سے عقیدت کا یہ شرف لیکن
ترا خلوص کرے تیرے عشق کی تصدیق

نہیں ہے آپؐ کی عظمت کا معترف جو بھی
وہی تو خوار ہُوا اور بنا وہی زندیق

مثال آپؐ کے اخلاق کی ملی نہ کہیں
نہ دیکھا اہلِ جہاں نے مرے نبیؐ سا خلیق

رہے حیات تری ضوفشاں ہی پھر دائم
رہے نبیؐ کی محبت میں دل جو تیرا غریق

شرف ملا ہے اِنہیں نقشِ پائے سرورؐ سے
ہیں خاکِ طیبہ کے ذرّے تو رشکِ لعل و عقیق

ہو جن پہ چشمِ عنایت رُسولِ اکرمؐ کی
وہی تو کرتے ہیں پھر شعرِ نعت کے تخلیق

عزیز اُنؐ سے نہیں رکھتے کوئی بھی شے ہو
یہی رہا ہے محبت بھرے دلوں کا طریق

خدائے پاک کی رحمت سے نااُمید نہ ہو
رہِ حیات میں آجائیں مرحلے جو دقیق

کسی بھی بات کو سننے کے بعد لازم ہے
کسی سے بات وہ کرنے سے پہلے ہو تحقیق

رہے حضورؐ کی تعلیم سے جو زرافشاں
خدا نصیب کرے پھر ہمیں وہ عہدِ عتیق

مرے حضورؐ تو رحمت ہیں اور شفقت ہیں
کسی بھی آنکھ نے دیکھا نہ اُنؐ سے بڑھ کے شفیق

وہ اپنا مال و متاع اور جاں بھی نذر کریں
غلام آپؐ کے مسعودؔ جو بھی ہیں صدیق

بُلائے جاؤ گے مسعودؔ تم مدینے میں
ملے گی تم کو وسیلے سے آپؐ کے توفیق

صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

نبیؐ کا عشق ہے تکمیلِ ذات کا باعث
انہیؐ کا لطف و کرم ہے نجات کا باعث

کہا رسولِؐ خدا سے خدائے برحق نے
مرے حبیبؐ ہو اِس کائنات کا باعث

خدائے پاک کا عرفان تھا بہت مشکل
نبیؐ ہیں مظہرِ ذات و صفات کا باعث

کہیں گے حشر میں سب ہی یہ سرورِ دیںؐ سے
سفارش آپؐ کی ہوگی نجات کا باعث

کہاں تھا حوصلہ مسعود مجھ میں جینے کا
بنی ہے نعتِ نبیؐ ہی حیات کا باعث

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

سیرتِ پاکِ آںؐ جنابؐ لکھیں
نعت پر اور اک کتاب لکھیں

اپنے سرکارؐ کے پسینے کو
رشکِ صد خوشبوئے گلاب لکھیں

محو رہنے کو یادِ سرورؐ میں
باعثِ رحمت و ثواب لکھیں

شاتمانِ رسولِ اکرمؐ پر
حق تعالیٰ کا ہو عتاب لکھیں

ذاکرینِ حضورؐ پر دائم
رحمتِ ربّ ہو بے حساب لکھیں

نعتِ سرکار ؐ ہی کے لفظوں کو
دانش و آگہی کا باب لکھیں

نُور ہی نُور ہے وہاں ہر سُو
کیسے طیبہ کی آب و تاب لکھیں

جس میں ذکرِ نبی ؐ نہ ہو مسؔعود
اُس کو تحریرِ ناصواب لکھیں

نقشِ پائے حضور ؐ کو مسؔعود
رشکِ خورشید و ماہتاب لکھیں

صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ نُما

تحقیق و ترتیب: سیّد محمد شہزاد

نام : سیّد اسد مسعود بابُر

تخلص : مسعُود چشتی

اسمِ گرامی والدِ محترم بزرگوار : سیّد عبدالعزیز

اسمِ گرامی مخدوم و مرشد : حضرت صاحبزادہ میاں محمد ضمیرالحق چشتی مدظلہ العالی

روحانی سلاسل : چشتی، صابری، قادری، سراجی

تاریخِ پیدائش : ۶ر جون ۱۹۶۸ء

مقامِ پیدائش : چک نمبر ۷ گ ب۔ رتی رتہ شریف ضلع فیصل آباد

پہلی درسگاہ : گورنمنٹ صابریہ سراجیہ پرائمری اسکول نمبر ۲ فیصل آباد

ابتدائی تعلیم : فیصل آباد، جڑانوالہ، لاہور

تعلیمی قابلیت : بی ایس سی (حیاتیات) جامعہ کراچی

قرآنی تعلیم : اُستادِ محترم حضرت بہاول بخش سعیدی صاحب (کراچی)

ازدواجی حیثیت : غیر شادی شدہ

مشاغل : تحصیلِ علوم، محافلِ میلاد پاک، محافلِ ذکر پاک،
محافلِ سماع میں شمولیت، سیاحت، شاعری،
نثری ادب خصوصاً سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا مطالعہ

باضابطہ شاعری کا آغاز : ۱۹۹۰ء

پہلی نعت ؐ کا مطلع : ؎ تسکینِ قلب اسمِ نبی ؐ کا کمال ہے
ذاتِ رسول ؐ پیکرِ حُسن و جمال ہے

شاعری میں : ○ جناب خالد اطہر ایڈووکیٹ

اساتذہ کرام

○ استاذ الاساتذہ حضرتِ راغب مراد آبادی

اعزازی خدمات : ○ مُدیر کالج مجلّہ کائنات

○ اردو میں سائنسی تدریس نمبر

○ پاکستان میں سائنسی ترقی نمبر

اردو ادب کی تدریس : وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج کراچی

درج ذیل رسائل و جرائد میں نعتیہ کلام اور

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مضامین کی اشاعت

○ ماہنامہ ''السراج'' فیصل آباد (ہرماہ باقاعدگی سے ۱۹۹۳ء سے تاحال)

○ کالج کا مجلّہ کائنات

○ سائنسی مجلّہ : (سائنس کلب وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج)

اور دیگر رسائل و جرائد

زیرِ ترتیب کتب : حروفِ ضوفشاں (سیرت النبی ﷺ پر مضامین کا مجموعہ)

بارشِ انوار (نعتیہ مجموعہ کلام)